ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۴۳

قارئین کرام کو

ادارہ ختم نبوۃ

کی طرف سے

عید مبارک

قبول ہو

جمہوریہ مالی کے ایک گاؤں جیجینی میں 28 جنوری 1990ء کو منعقد ہونیوالے

ایک اجتماع عام کی تفصیلی روئیداد

شیخ عمر کانتے و جامع مسجد جیجینی کے امام شیخ ابوبکر جلو سے

سوال و جواب

مولانا

شمس الدین شہید

عید الفطر پر مولانا ابوالکلام آزادؒ کی

ایک ولولہ انگیز تحریر

مرزا قادیانی کا نام نہاد عشق رسول!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

کیا ذکر الٰہی کے لئے ابھی تک وقت قریب نہیں آیا ؟

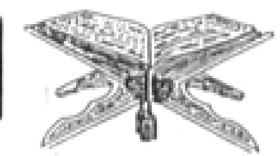

القرآن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ ○

ترجمہ: کیا وقت نہیں ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں اُن کے دل اللہ کی یاد سے اور جو اُترا ہے سچا دین۔ اور نہ ہوں اُن جیسے جن کو کتاب ملی تھی اِس سے پہلے پھر دراز گذری۔ اُن پر مدت پھر سخت ہو گئے اُن کے دل۔ اور بہت اُن میں نافرمان ہیں۔

تین اشخاص ــــــ اور اللہ کا جھگڑا اُنکی طرف سے

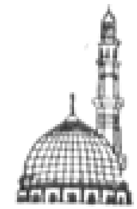

الحدیث

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: "ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِہٖ اَجْرَہٗ" (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں سے جھگڑا کروں گا۔ ایک تو اس شخص سے۔ جس نے میرے نام پر عہد کیا۔ اور پھر توڑ ڈالا اور دوسرے اِس شخص سے جس نے آزاد کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھا گیا۔ اور تیسرے اس شخص سے جس نے کسی مزدور کو مزدوری پہ لگایا۔ اور اس سے پورا پورا کام لیا۔ پھر مزدوری نہ دی۔ (بخاری)

اقوالِ سلف

مناظر ختم نبوت حضرت مولانا لال حسین اختر نے فرمایا

خدا نے مرزا قادیانی سے پابندی شریعت کی تمام قیود اُٹھالیں تو اس حالت میں مرزا جو کچھ بھی کرے۔ اِن کے لئے جائز تھا۔ اُنہیں اپنے عقائد قرآن وحدیث کی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔

(ماخوذ احتساب قادیانیت ص۳۱)

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت: ۲۴ تا ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۰ تا ۲۶ اپریل ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر (8) شمارہ نمبر (۴۴)

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

۱۔ چراغ حرم ۔ نعت شریف ۔۔۔ ۴
۲۔ کراچی میں ربوہ سے آمدہ دہشت گردوں کی گرفتاری ۔۔۔ ۵
۳۔ عید الفطر اور دینی مسائل ۔۔۔ ۶
۴۔ عید الفطر اور ہماری قوم ۔۔۔ ۷
۵۔ خطبہ جمعہ ۔ فکر آخرت ۔۔۔ ۱۱
۶۔ مولانا شمس الدین شہیدؒ ۔۔۔ ۱۳
۷۔ جیجنی میں ۲۸ جنوری ۱۹۹۰ء کو منعقد ہونے والے ایک عظیم الشان جلسہ کی روئیداد ۔۔۔ ۱۵
۸۔ صحابہ کرامؓ کردار کے آئینے میں ۔۔۔ ۱۷
۹۔ مرزا قادیانی کا نام نہاد عشق رسول ۔۔۔ ۲۰

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۹۶۱ ۔۔۔

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔ ۴۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
• حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ۔۔۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
• مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔۔۔ پاکستان
• حضرت مولانا محمد یونس صاحب ۔۔۔ بنگلہ دیش
• مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ۔۔۔ برما
• شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ۔۔۔ متحدہ عرب امارات
• حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ۔۔۔ جنوبی افریقہ
• حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ۔۔۔ برطانیہ
• حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ۔۔۔ کینیڈا
• حضرت مولانا سعید انگار صاحب ۔۔۔ فرانس

نارتھ امریکہ
○ وینکوور ۔۔۔ جمال عبدالستار
○ ایڈمنٹن ۔۔۔ عامر رشید
○ وینی پیگ ۔۔۔ میاں حمید
○ ٹورنٹو ۔۔۔ حافظ سعید احمد
○ مونٹریال ۔۔۔ آفتاب احمد
○ واشنگٹن ۔۔۔ کرامت اللہ
○ شکاگو ۔۔۔ محمد عبدالحئی
○ لاس اینجلس ۔۔۔ مزمل رشید
○ سیکرامنٹو ۔۔۔ چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
○ قطر ۔۔۔ قاری محمد اسماعیل رشیدی
○ دوبئی ۔۔۔ قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی ۔۔۔ قاری وصیف الرحمٰن
○ برما ۔۔۔ محمود یوسف
○ بارباڈوس ۔۔۔ اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ ۔۔۔ اے کیو انصاری
○ برطانیہ ۔۔۔ محمد اقبال
○ اسپین ۔۔۔ راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک ۔۔۔ محمد ادریس
○ ناروے ۔۔۔ میاں اشرف جاوید
○ افریقہ ۔۔۔ محمد زبیر افریقی
○ ماریشس ۔۔۔ محمد الماس احمد
○ ٹرینیڈاڈ ۔۔۔ اسماعیل ناخدا
○ ری یونین فرانس ۔۔۔ عبدالرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش ۔۔۔ محی الدین خان
○ مغربی جرمنی ۔۔۔ مشتاق الرحمٰن
○ سنگاپور ۔۔۔ سید دبیر حسن بخاری

چراغِ حرم

علامہ اقبال احمد
خان سہیل مرحوم

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نام احمدؐ رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
ترے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکسِ کرم نہ ہوتا
تو بارگاہِ ازل سے ان کا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشِ نگاہِ عرفاں اگر چراغِ حرم نہ ہوتا!
سوائے صدیقؓ کون پاتا حضورِ انورؐ کی جانشینی
کہ وہ نہ ہوتے تو یُوں جہاں میں بلند دیں کا علم نہ ہوتا
یہ سچ ہے بعد نبیؐ نبوّت کا فخر فاروقؓ ہی کو ملتا
جو سلسلہ وحی آسماں کا حضورؐ پر مختتم نہ ہوتا
خلافتِ راشدہ کا منصب اگر نہ ہوتا نصیب عثمانؓ
تو دفترِ وحی آسمانی مرتب و منتظم نہ ہوتا
زہے علوئے مقامِ حیدرؓ خوشی میں کہتے تھے خود پیمبرؐ
کہ فتح ہوتا نہ قلعہ خیبر جو آج یہ ابنِ عم نہ ہوتا

کراچی میں ربوہ سے آمدہ دو قادیانی مسلح دہشت گردوں کی گرفتاری

جب سے کراچی حیدرآباد اور اندرون سندھ کے حالات خراب ہوئے اور باہمی قتل و قتال تک نوبت پہنچی ہم نے اسی وقت متنبہ کر دیا تھا کہ کراچی کو بیروت بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے انہی دنوں قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بظاہر ایک پیشگوئی کی تھی کہ "

"سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے "

دراصل یہ پیشگوئی نہیں بلکہ اپنی رضاکار فورس جس کا پہلا نام "فرقان بٹالین" تھا اور اب خدام الاحمدیہ کے نام سے موسوم ہے لے سگنل دیا گیا تھا کہ اٹھو اور اپنا کام شروع کر دو تاکہ سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں۔

چنانچہ مرزا طاہر کے اس سگنل کے بعد ہی سندھ کے حالات میں بگاڑ پیدا ہوا۔ وہ علاقے جہاں قادیانی پنجابی زیادہ ہیں مثلاً نواب شاہ اور کنری میرپور خاص کا علاقہ زیادہ متاثر ہوا۔ ریلوے لائن اکھاڑی گئی اسٹیشن جلائے گئے لوٹ مار اور قتل و غارت گری کے واقعات ہوئے ہمیں تو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکوؤں کے ایک گروہ کا سرغنہ بھی قادیانی ہے جس کا تعلق سرگودھا کے کسی چک سے ہے"

اب حکومت سیاسی جماعتیں اور اخبارات یہ رٹ لگا رہے ہیں کہ فلاں جگہ دہشت گرد آئے اور انہوں نے کار سے فائرنگ کر کے کئی افراد کو ہلاک کر دیا یہ صورت حال حیدرآباد میں بھی ہے اور کراچی میں بھی کہ دہشت گرد آتے ہیں اور اندھا دھند فائرنگ کر کے بھاگ جاتے ہیں گزشتہ چند ماہ میں صرف حیدرآباد اور کراچی میں ان گنت افراد ان دہشت گردوں کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں یہ دہشت گرد باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ واردات کے بعد فرار ہو جاتے ہیں اور پولیس ان کا سراغ لگانے میں ناکام رہتی ہے سوال یہ ہے کہ یہ دہشت گرد کون ہیں؟

ہم پہلے بھی یہ بتا چکے ہیں اور اب پھر حکومت پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ دہشت گرد اور تخریب کار صرف اور صرف قادیانی ہیں جو اپنے پیشوا مرزا طاہر کی ہدایت کے مطابق کراچی حیدرآباد اور سندھ میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں آج سے کچھ عرصہ قبل لیاقت آباد کے علاقہ میں بذریعہ کار ایسا ہی ایک گروہ آیا لیکن وہاں کے باشندوں کے بروقت ہوشیار ہو جانے پر بھاگ کھڑا ہوا اسی گروہ کے ایک فرد سے شناختی کارڈ کے نام زمین پر گر گئے جن میں نام و پتے کے علاوہ مذہب کے خانے میں "احمدی" لکھا ہوا تھا اس پر جمعیت علماء پاکستان کے ایک ممتاز راہنما حافظ محمد تقی صاحب نے ایک اخباری بیان دیا جو ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہے جس میں کہا تھا کہ کراچی کے حالات خراب کرنے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے ابھی حال ہی میں دو مسلح شخص گرفتار ہوئے جن کا تعلق ربوہ سے ہے۔

روزنامہ نوائے وقت کراچی ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ پر شائع ہونے والی خبر کا متن ملاحظہ ہو:۔

کراچی ۲۸ مارچ (وقائع نگار خصوصی) ناظم آباد کی پولیس نے ڈکیتی کی نیت سے بادی مارکیٹ کے قریب واقع فلور مل کے پاس مشتبہ حالت میں کھڑے ہوئے دو افراد محمد احمد اور محمد احسن کو گرفتار کر لیا اور ان کے قبضے سے پستول اور دس کارتوس برآمد کر لئے دونوں ربوہ پنجاب سے آئے تھے وہ اس سے پہلے بھی کئی وارداتوں میں ملوث بتائے جاتے ہیں"

اب تک ہم ان کالموں میں کراچی، حیدرآباد اور سندھ کے حالات کے بارے میں جو کچھ لکھتے رہے اس خبر نے ہمارے خیالات کی تصدیق کر دی ہے اور اس خبر سے ثابت ہو گیا ہے کہ کراچی، حیدرآباد میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔

بہرحال ہم ایک خفیہ خط کا تذکرہ کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں جو تحریک انسداد قادیانیت (یہودیت) کے لیٹر پیڈ پر لکھا گیا ہے اور نیچے "الپ ارسلان کبدری" کا نام درج ہے خط کا خلاصہ ملاحظہ ہو

"ہنگامی نوعیت کی ضرورت کے پیش نظر تحریک کا یہ مراسلہ آپ کی توجہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے عرض یہ ہے کہ جنگ آزادی کشمیر کے سلسلہ میں جب کہ کراچی سے لے کر شمالی علاقہ جات تک حکومت و حزب اختلاف سمیت تمام مسلمان سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد ہو چکے ہیں کراچی، حیدرآباد اور نواب شاہ سمیت پورے سندھ میں جو قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دیا گیا ہے اس سلسلہ میں درحقیقت جو کچھ ظاہری طور نظر آ رہا ہے حقیقتاً ایسا نہیں ہے تحریک انسداد قادیانیت کے خفیہ کارکنان کی اطلاع کے مطابق:

ا۔ پیپلز پارٹی اور اپوزیشن کے تنازعہ کا فائدہ اٹھا کر کراچی اور سندھ کے دوسرے شہروں میں قادیانیوں کے مسلح افراد نے ایسے مسلمان نوجوان اور پڑھے لکھے باشعور افراد کو اغوا کر لیا ہے اور انہیں — ان قادیانیوں کے ربوہ میں قادیانی کی اندرونی بستیوں میں رکھا گیا ہے اور کئی گاڑیاں اور سکوٹر بھی چھینے گئے ہیں مسلمان لوگوں پر تشدد کر کے ہاتھ پاؤں توڑ کر یا زندہ جلا کر گاڑیوں کے ذریعے شاہراہوں پہ ڈالا جائے اور اس طرح مہاجر بلوچ فساد مہاجر پنجابی فساد، مہاجر پختون فساد، مہاجر سندھی فساد کروایا جائے — اس دوران شہر کے مختلف علاقوں میں قادیانی گزشتہ پانچ سالوں میں

کثرت سے آباد ہو گئے ہیں قادیانیوں نے "شاد" اور "را" کے ایجنٹ طلب کئے ہیں تاکہ کشمیر کے مسئلہ پر قوم کو انتشار میں مبتلا کر کے سندھو دیش کے قیام کی راہ نکال جائے اور احمدیوں قادیانیوں کے اس عقیدہ کو برقرار رکھا جائے کہ "کشمیر مرزا قادیانی کی امت" ذریت اب بر سر اقتدار آ کر نیا تحریک کرے گی۔

۲۔ بعض لسانی تنظیمیں صرف اور صرف قادیانی سٹیٹ اور مرزا طاہر کی واپسی کے لئے سندھ کو میرٹ بنا رہی ہیں اور اس سلسلہ میں قادیانی جماعت بھائیوں، پیرزیوں اور کمیونسٹوں کے علاوہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر باقاعدہ منصوبہ بندی سے ان پر سرگرم عمل ہو چکا ہے

۳۔ احمدیوں (قادیانیوں) کے مراکز میں ہماری اطلاعات کے مطابق اس وقت مجموعی طور پر ۱۶۲ افراد قید ہیں، ازراہ کرم آپ فوری قانونی، تحریری اور عملی کاروائی کر کے متعلقہ باجوہ برادرز فقط یہ ہے اس خفیہ خط کا خلاصہ جو ہمیں ہمارے ذرائع سے موصول ہوا۔ ربوہ سے آنے والے دو ریلوے دہشت گردوں کی گرفتاری اور مذکورہ بالا خط سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ قادیانی عمل پر سر براہ ہیں جو انہوں نے ایم ایم احمد کی سرپرستی میں مشرقی پاکستان میں دہرایا تھا جس کا نتیجہ پاکستان کے دو لخت ہونے کی صورت میں ظاہر ہوا تھا آج وہ کراچی حیدر آباد اور سندھ میں سرگرم عمل ہیں اور مرزا طاہر کی نام نہاد پیشگوئی پر عمل کر رہے ہیں کہ سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے

دوسری جانب وہ مرزا محمود اور مرزا طاہر کے اس فرمان پر کہ "اول تو پاکستان بنے گا نہیں اگر بن گیا تو ہم دوبارہ کوشش کریں گے کہ متحد ہو جائیں یعنی اکھنڈ بھارت بن جائے" عمل جامہ پہنانے کے لئے سرگرم عمل ہو چکے ہیں یہاں ہم یہ بات بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ فرزانہ مجاہدین کے نام سے قادیانیوں کی تیغ فورس قائم کرنے والا مرزا محمود ہی تھا۔ بلکہ مرزا محمود نے تو ہر قادیانی کو یہ ہدایت کی تھی کہ "جو احباب بندوق کا لائسنس حاصل کر سکتے ہیں وہ لائسنس حاصل کریں اور جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے وہ تلوار رکھیں۔ لیکن جہاں اس کی اجازت نہ ہو وہاں لاٹھی ضرور رکھی جائے۔"

(الفضل قادیان ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء)

ایک طرف تو قادیانیوں کے یہ خطرناک عزائم اور منصوبے ہیں لیکن دوسری طرف وہ یہ ڈھنڈورا بھی پیٹ رہے ہیں کہ ہماری جماعت بڑی امن پسند، محب وطن، بے ضرر اور قانون پرست ہے یہ بعینہٖ وہی کہاوت ہے اور اس ضرب المثل کا مصداق ہے "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" قادیانی ٹولہ دہشت گردی بھی کرتا ہے اور تخریب کاری بھی لیکن اعلیٰ پروپیگنڈہ کر کے اپنا دامن بھی بچا لیتا ہے جو دو قادیانی دہشت گرد گرفتار ہوئے ہیں جیسا ان کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا وہ ابھی تک زیر حراست ہیں یا انہیں رہا کر دیا گیا ہے تاہم ہمارا غالب گمان یہ ہے کہ قادیانیوں نے اپنے اثر و رسوخ سے انہیں چھڑوا لیا ہوگا کیونکہ ان کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور وہ ہر دور حکومت میں کچھ زیادہ ہی بااثر ہو گئے ہیں وزیراعظم کے ارد گرد اہم پوسٹوں پر کئی قادیانی براجمان ہیں اگر مذکورہ بالا خفیہ خط کی روشنی میں ان دونوں قادیانی دہشت گردوں سے تحقیقات کی جائیں تو ان سے بہت سے انکشافات کی توقع ہے ان سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کراچی میں کتنے دہشت گرد ہیں حیدر آباد میں کتنے اور اندرون سندھ کتنے؟ یہ سب معلومات ان سے مل سکتی ہیں۔

بہر حال ان دونوں قادیانی دہشت گردوں کی گرفتاری سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کراچی اور حیدر آباد میں قتل و غارت گری لوٹ مار اور تخریب کاری کے جو واقعات رونما ہو رہے ہیں ان میں قادیانی ملوث کار رہا ہے ان حالات میں محب وطن عناصر کا یہ فرض ہے کہ وہ اس سازشی ٹولے کی سازشوں سے چوکنا اور ہوشیار رہیں اپوزیشن جماعتیں ہوں یا دینی تنظیمیں ان سب کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندرونی اختلافات کو بھلا دیں اور متحد ہو کر حکومت پر زور ڈالیں کہ اگر وہ پاکستان کے بارے میں مخلص ہے تو قادیانیوں کو نہ صرف اہم پوسٹوں سے برطرف کرے بلکہ ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو ایران میں بہائیوں کے ساتھ ہوا یعنی انہیں خلاف قانون قرار دے دیا جائے اور ان کے شائع شدہ لٹریچر کو ضبط کیا جائے۔

ہمیں امید ہے کہ اگر ہم سب متحد ہو جائیں اور حکومت پر دباؤ ڈالیں تو یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے ورنہ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو پھر قادیانی آنجہانی مرزا محمود کی اکھنڈ بھارت والی پیشگوئی کو کامیاب بنانے میں تیزی سے سرگرم عمل ہو جائیں گے۔

عِیدُ الفِطَر اور دینی مسائل

ترتیب:— مولانا حسین محمد

مسائل صدقۃ الفطر

جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے چاہے وہ سوداگری کا مال ہو اور چاہے سال پورا گذر چکا ہو یا نہ گذرا ہو۔ اور اس صدقہ کو شرع میں صدقہ فطر کہتے ہیں۔

مسئلہ:۔ اگر کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دے دیا ہے تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے۔ اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اور ایسے کو زکوٰۃ کے پیسے دینا بھی جائز نہیں۔ البتہ اگر اس پر اس کا گذارا ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا۔ اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا اور زکوٰۃ کا پیسہ بھی لینا اور دینا درست ہوگا۔

مسئلہ:۔ عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے

باقی صفحہ ۲۳ پر

عید الفطر اور ہماری قوم

مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک فکر انگیز تحریر

عید آمد و افزود غم را غم دیگر
ماتم زدہ را عید بود ماتم دیگر

دنیا کی ہر قوم کے لئے سال بھر میں دو چار دن ایسے فرود آتے ہیں جن کو وہ اپنے کسی قومی جشن کی یادگار سمجھ کر عزیز رکھتی ہے۔ اور قوم کے ہر فرد کے لئے ان کا ورود عیش و نشاط کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اور مسلمانوں کا جشن اور ماتم، خوشی اور غم، مرنا اور جینا، جو کچھ تھا خدا کے لئے تھا:

"کہہ دے کہ میری نماز، میری تمام عبادت، میرا مرنا، میرا جینا، جو کچھ ہے اللہ کے لئے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلمانوں میں پہلا مسلمان ہوں"

اور ان کا جشن و نشاط لذائذ دنیوی کے حصول اور انسانی خواہشوں کی کامجوئیوں میں نہ تھا، مگر ان کے ارادے مشیت الٰہی کے ماتحت اور خواہشیں رضائے الٰہی کی محکوم تھیں۔ ان کے لئے سب سے بڑا ماتم یہ تھا کہ دل اس کی یاد سے غافل، اور زبان اس کے ذکر سے محروم ہو جائے، اور سب سے بڑا جشن یہ تھا کہ سر اس کی اطاعت سے جھکے ہوئے اور زبان اس کی حمد و تقدیس سے لذت یاب ہو:

"ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ یاد دلائی جاتی ہیں، تو سجدے میں گر پڑتے ہیں، اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے ہیں، اور وہ کسی طرح کا تکبر اور بڑائی نہیں کرتے۔ رات کو جب سوتے ہیں تو ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور امید و بیم کے عالم میں کروٹیں لیکر اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں"

ان کو پیشگاہ الٰہی سے طاعت و شکر گذاری کے جشن کے لئے دو دن ملے تھے۔ پہلا دن عید الفطر کا تھا۔ یہ اس ماہ مقدس اختتام اور افضال الٰہی کے دور جدید کے اولین یوم کا جشن تھا، جس میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اپنے کلام سے ان کو مخاطب فرمایا: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن کریم اول اول نازل کیا گیا۔

اسی مہینے کے آخری عشرے میں سب سے پہلے انہیں وہ نور صداقت کتاب مبین دی گئی، جس نے انسانی معتقدات و اعمال کی تمام ظلمتوں کو دور کیا۔ اور ایک روشن اور سیدھی راہ دنیا کے آگے کھولی:

"بیشک، خدا کی طرف سے تمہارے پاس (قرآن) ایک روشنی اور کھلی ہدایت بخشنے والی کتاب بھیجی گئی۔ اللہ اس کے ذریعے اپنی رضا پر چلنے والوں کو سلامتی کی راہوں ہدایت کرتا ہے۔

انسانی ضمیر کی روشنی، جب کہ ظلمت ضلالت سے چھپ گئی تھی

اب عید کا دن ہمارے لئے عیش و نشاط کا دن نہیں رہا، البتہ عبرت اور موعظت کی ایک یادگار ضرور ہے

فطرت کے حسن اصلی پر جب انسان نے بداعمالیوں کے پردے ڈال دیئے تھے، قوانین الٰہی کا احترام دنیا سے اٹھ گیا تھا، اور طغیان و سرکشی کے سیلاب میں خدا کے رسولوں کی بنائی ہوئی عمارتیں بہہ رہی تھیں۔

"خشکی اور تری، دونوں میں انسانوں کے اعمال بد کی وجہ سے فساد پھیل گیا۔"

اس وقت یہ پیغام صداقت دنیا کے لئے نجات اور ہدایت کی ایک بشارت بن کر آیا، اس نے جہل و باطل پرستی کی غلامی سے دنیا کو دائمی نجات دلائی، افضال و نعائم الٰہیہ کے فتح باب کا مژدہ سنایا، نئی عمارت گو خود نہیں بنائی مگر پرانی عمارتوں کو ہمیشہ کے لئے مضبوط کر دیا۔ نئی تعلیم گو نہیں لایا، لیکن پرانی تعلیموں میں بقائے دوام کی روح پھونک دی۔ مختصر یہ ہے کہ فطرۃ اور نوامیس فطرۃ کی گم شدہ حکومت پھر قائم ہو گئی۔

"یہ خدا کی بنائی ہوئی سرشت ہے۔ جس پر خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی بنائی ہوئی بناوٹ میں رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ یہی (راہ فطرت) دین کا سیدھا راستہ ہے، مگر اکثر آدمی یہ نہیں سمجھتے۔"

یہی مہینہ تھا، جس میں دنیا کے روحانی نظام پر ایک عظیم الشان انقلاب طاری ہوا، اس کی نسبت فرمایا کہ وہ گذشتہ رسولوں کی امتوں کے ہزار مہینوں سے افضل ہے، کیونکہ ان مہینوں کے اندر دنیا کو جو کچھ دیا گیا تھا، وہ سب کچھ مع خدا کی نئی نعمتوں اور عطا کردہ فضیلتوں کے اس رات کے اندر بخش دیا گیا:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

"قرآن کریم نازل کیا گیا لیلۃ القدر میں اور تم جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ وہ ایک ایسی رات ہے جو دنیا میں ہزار مہینوں پر افضلیت رکھتی ہے۔"

یہی رات تھی جس میں ارض الٰہی کی روحانی اور جسمانی خلافت کا ورثہ ایک قوم سے لیکر دوسری قوم کو دیا گیا اور یہ اس قانون الٰہی کے ماتحت ہوا، جس کی خبر داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

"اور ہم نے زبور میں پند و نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ بے شک زمین کی خلافت کے ہمارے صالح بندے وارث ہوں گے"

اس قانون کے مطابق دو ہزار برس تک (بنی اسرائیل) زمین کی وراثت پر قابض رہے، اور خدا نے انکی حکومتوں، ان کے خاندان کو تمام عالم پر فضیلت دی:

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ

"اے بنی اسرائیل! ان نعمتوں کو یاد کرو، جو ہم نے تم پر انعام کیں، اور نیز، ہم نے تم کو اپنی خلافت دے کر تمام عالم پر فضیلت بخشی۔"

یہی مہینہ اور یہی لیلۃ القدر تھی، جس میں اسی الٰہی قانون

کے مطابق نیابت الٰہی کا ورثہ (بنی اسرائیل) سے لے کر (بنی اسماعیل) کو سپرد کیا گیا۔ وہ پیمانِ محبت جو خداوند نے بیابان میں (اسحاق) سے باندھا تھا، وہ پیغامِ بشارت جو (یعقوب) کے گھرانے کو کنعان سے ہجرت کرتے ہوئے سنایا گیا تھا، وہ الٰہی رشتہ جو داؤد سینا کے دامن میں ابنائے ابراہیم و اسحاق نے زندہ کیا تھا، کی امت سے جوڑا تھا، اور سرزمین فلسطین کی غلامی سے ان کو نجات دلائی تھی۔ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ خود ان کی طرف سے توڑ دیا گیا تھا۔ (داؤد) کے بنائے ہوئے (ہیکل) کا دورِ عظمت ختم ہو چکا تھا، اور وہ وقت آگیا تھا کہ اب (اسماعیل) کی چنی ہوئی دیواروں پر خدا کا تخت جلال کبریائی بچھایا جائے۔ یہ نصب و عزل، عزت و ذلت، قرب و بعد، اور ہجر و وصال کی رات تھی جس میں ایک محروم اور دوسرا کامیاب ہوا، ایک کو دائمی ہجر کی سرگشتگی، اور دوسرے کو ہمیشہ کے لئے وصل کی کامرانی عطا کی گئی، ایک کا بھرا ہوا دامن خالی ہو گیا، مگر دوسرے کی آستین افلاس بھر گئی، ایک پر قہر و غضب کا عتاب نازل ہوا:

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ

"بنی اسرائیل کو (ان کی نافرمانیوں) کی سزا میں ذلت اور محتاجی میں مبتلا کر دیا گیا اور وہ اللہ کے بھیجے ہوئے غضب میں آگئے۔"

لیکن دوسرے کو اس محبت کے خطاب سے سرفراز کیا:

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ

"تم میں جو لوگ ایمان لائے اور عمل بھی اچھے کئے" خدا کا ان سے وعدہ ہے کہ ان کو زمین کی خلافت بخشے گا۔ جس طرح ان سے پیشتر کی قوموں کو اس نے بخشی تھی۔

یہ اس لئے ہوا کہ زمین کی وراثت کے لئے "عبادی الصالحون" کی شرط لگا دی گئی تھی۔ بنی اسرائیل نے خدا کی نعمتوں کی قدر نہ کی، اس کی نشانیوں کو جھٹلایا، اس کے احکام سے سرتابی کی، اس کی بخشی ہوئی اعلیٰ نعمتوں کو اپنے نفسِ ذلیل کی تسلی، ادنیٰ چیزوں سے بدلنا چاہا:

أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ

"خدا کی دی ہوئی اعلیٰ نعمتوں کے بدلے تم ایسی چیزوں کے طالب ہو جو ان کے مقابلے میں نہایت ادنیٰ ہیں؟"

خدائے قدوس کی زمین کثافت اور گندگی کے لئے نہیں ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جماعتوں کو چن لیتا ہے تاکہ اس کی طہارت کے ذمہ دار ہوں۔ لیکن جب خود انکا وجود زمین کی طہارت و نظافت کے لئے گندگی ہو جاتا ہے، تو غیرتِ الٰہی اس بار کو دور کر کے اپنی زمین کو پاک کر دیتی ہے۔ بنی اسرائیل نے اپنے عصیان و تمرد سے ارضِ الٰہی کی طہارت کو جب داغ لگا دیا، تو اس کی رحمت غیرت نے دکھ دی، سینا کے دامن میں (بیت المقدس) کی وادی کو اپنا گھر بنایا، اور شام کے سرسبز وادیوں سے روٹھ کر (حجاز) کے ریگستان سے رشتہ قائم کیا تاکہ آزمایا جائے کہ نئی قوم اپنے اعمال سے کہاں تک اس منصب کی اہلیت ثابت کرتی ہے!

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۔

"اور بنی اسرائیل کے بعد پھر ہم نے تم کو زمین کی وراثت دی۔ تاکہ دیکھیں تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں؟"

پس یہ مہینہ بنی اسرائیل کی عظمت کا اختتام، اور مسلمانوں کے اقبال کا آغاز تھا۔ اس نئے دور کا پہلا مہینہ (شوال) سے شروع ہوتا تھا، اس لئے اس کے ورود کو (عید الفطر) کا

ہمارا افسانہ عبرت ہمیشہ مسافران عالم کو یاد آ آ کر خون کے آنسو رلائے گا

جشن ملی قرار دیا۔ تاکہ انقلاب الٰہی کے ظہور اور قرآن کریم کے نزول کی یاد ہمیشہ قائم رکھی جائے۔ اور اس احسان و اعزاز کے شکریے میں تمام ملت مرحوم اس کے سامنے سربسجود ہو:

وَاذْكُرُوْا اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔

اور اس وقت کو یاد کرو، جب مکہ میں تم نہایت کم تعداد اور کمزور تھے، اور ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں زبردستی پکڑ لے جائیں۔ لیکن خدا نے تم کو جگہ دی، اپنی نصرت سے مدد دی، عمدہ رزق تمہارے لئے مہیا کر دیا۔ اور یہ اس لئے تھا: تاکہ تم شکر ادا کرو۔

"پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے خدا کی عبادت کو ضائع کر دیا، اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، بہت جلد ایک گمراہی ان کے آگے آئے گی!"

اے عید رمضان! یاد کر اگر یادگار ہے تو عیش و شادمانی کے لئے نہیں، بلکہ حسرت و نامرادی کے لئے۔ اگر یاد آمد واقعات ہے، تو عطا و بخشش کی فیروز مندی کے لئے نہیں، بلکہ ناقدری و کفرانِ نعمت کی مایوسی و حسرت سنجی کے لئے۔ پہلے اس کامرانی کی یادگار تھی، کہ ہم دولتِ خیریت سے سرفراز ہوئے، مگر اب اس نامرادی کی حسرت کو تازہ کرتا ہے، جو ہماری دولت و اقبال کا آغاز تھا، اور اب اس دورِ مسکنت و ذلت کا ماتم تازہ کرتا ہے، جو ہماری عزت و کامرانی کا انجام ہے۔ پہلے یکسر جشن و نشاط تھا، مگر اب یکسر ماتم و حسرت ہے۔ جشن تھا، تو قرآن کریم کے نزول کی یادگار کا، جس نے پہلے دن اعلان کر دیا تھا کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا ۔

"مسلمانو! اگر تم خدا سے ڈرتے رہے اور اس کے احکام سے سرتابی نہ کی، تو وہ تمام عالم میں تمہارے لئے ایک امتیاز پیدا کر دے گا۔"

اور اب ماتم ہے تو اسی قرآن کی اس پیش گوئی کے ظہور کا کہ:

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا

"اور جس نے ہمارے حکم سے روگردانی کی، اس کی زندگی دنیا میں تنگ ہو جائے گی۔"

پہلے اس کی (بشارت) کو یاد کر کے جشن مناتے تھے اور اب وہ وقت ہے کہ اس کی (وعید) کے نتائج کو گردو پیش دیکھ کر عبرت پکڑیں۔ اب عید کا دن ہمارے لئے عیش و نشاط کا دن نہیں رہا، البتہ عبرت اور موعظت کی ایک یادگار ضرور ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۔

"ایسا ہی ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا۔ اور اس میں طرح طرح کی وعیدیں درج کیں، تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا اس کے ذریعے ان کے دلوں میں عبرت اور فکر پیدا ہو۔"

دنیا میں عیش کی گھڑیاں کم میسر آئیں، پھر سال بھر کے اس

تمہارا جشن کو کیوں نہ عزیز رکھا جائے؟ میں بھی نہیں چاہتا کہ آپ عید کی خوشیوں میں سرمست عیش و نشاط ہوں، اور میں افسانۂ غم چھیڑ کر آپ کے لذت عیش کو منغص کر دوں۔ مگر

یہ عید الفطر کا جشن ملی، یہ روزہ ذکر و رحمت الٰہی کی یادگار، یہ سربلندی و افتخار کی بخشش کی یاد آور، یہ یوم کامرانی و فیروزی و شادمانی!! اس وقت کے لئے عیش و سرور کا دن تھا جب تک ہمارے سر تاج خلافت سے بلند ہونے کے لئے اور جسم خلعت نیابت سے مفتخر ہونے کے لئے۔ عزت و عظمت جب ہمارے ساتھ تھی، اور اقبال و کامرانی ہمارے آگے دوڑتی تھی۔ خدا کی نعمتوں کا ہم پر سایہ تھا، اور اللہ کی بخشی ہوئی خلافت کے تخت جلال پر متمکن تھے۔ لیکن اب ہمارے اقبال و کامرانی کا تذکرہ صرف صفحات تاریخ کا ایک افسانۂ ماضی رہ گیا ہے۔

دنیا کی اور قومیں ہمارے لئے وسیلۂ عبرت تھیں، لیکن اب خود ہمارے اقبال و ادبار کی حکایات اوروں کے لئے مثال عبرت ہے۔ ہم نے خدا کی دی ہوئی عزت و کامرانی کو ہوائے نفس کی تلافی ہوئی ذلت سے بدل لیا، اس کے عطا کئے ہوئے منصب خلافت کی قدر نہ پہچانی، اور زمین کی وراثت و نیابت کا خلعت ہم کو راس نہ آیا۔ اب ہمارے عید کی خوشیوں کے دن گئے، عیش و عشرت کا دور ختم ہو گیا۔ ہم نے بہت سی عیدیں تخت حکومت و سلطنت پر دیکھیں، اور ہزاروں شاہانہ سریر خلافت کے آگے جھکے ہوئے ہم پر سے ہماری عیدیں ایسی گذریں، جب دنیا کی قومیں ہمارے آگے سربسجود تھیں، اور عظمت و شوکت کے تخت اٹھائے ہوئے ہمارے سامنے تھے۔ اب عید کے عیش و طرب کی محفلیں ان قوموں کو مبارک ہوں، جن کی عبرت و تنبیہ کے لئے اب تک ہمارا وجود بار زمین ہے۔ ان کو خوشی نصیب رکھے۔

دریں کاشانۂ ماتم نالہ و شیون رہائے او
پرانہ چراغ منزل خود دیدہ ما

اس دن کی یادگار ہمارے لئے جشن و طرب کا پیام تھی کیونکہ یہی دن ہمارے صحیفۂ اقبال کا عنوان اولین تھا، اور اسی تاریخ سے ہمارے ہاتھوں قرآنی حکومت کا دور جدید قلوب و اجسام کی زمین پر شروع ہوا تھا۔ اس دن کا طلوع ہم کو یاد دلاتا تھا کہ خدا نے کیونکر بنی اسرائیل کو دو ہزار سالہ عظمت سے محروم کیا، اور اعمال حسنہ کے شرف و افتخار نے کیونکر ہمیں برکات الٰہی کا مہبط و مورد بنایا! اس دن کا آفتاب جب نکلتا تو ہمیں خبر دیتا تھا کہ کس طرح خدا کی زمین نافرمانیوں کی ظلمت سے تاریک ہو گئی تھی، اور پھر کس طرح ہمارے اعمال کی روشنی افق عالم پر نیر درخشاں بن کر نمودار ہوئی تھی۔ لیکن

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا

یقین کیجئے کہ اپنے دل اندوہ پرست کی مجبوریوں بے قراریوں سے ایک غمزدہ ماں، جو سال بھر کے اندر اپنے کئی فرزندوں کو کھو چکی ہو، اگر عید کے دن اس کو اپنی بقیہ اولاد کے چہرے دیکھ کر خوشی ہو گی۔ تو ایک ایک کر کے اس کے گم گشتہ لخت جگر بھی سامنے آجائیں گے۔ ایک بدبخت جو اپنا تمام منزل و متاع غفلت و بے ہوشی میں ضائع کر چکا ہو، عید کے دن جب لوگوں کی زریں قبائیں اور جواہر کلاہوں کو دیکھے گا، تو ممکن نہیں کہ اس کو اپنی کھوئی ہوئی دولت کے ساز و سامان یاد نہ آجائیں۔

عید الفطر کا جشن ملی، یہ روزہ ذکر و رحمت الٰہی، یہ سربلندی و افتخار، یہ یوم شادمانی و کامرانی و فیروزی اُن قوموں کو مبارک ہوں۔ جن کی عبرت و تنبیہ کے لئے اب تک ہمارا وجود بار زمین ہے

دنیا کی اور قومیں ہمارے لئے وسیلۂ عبرت تھیں، لیکن اب خود ہمارے اقبال و ادبار کی حکایتیں اوروں کے لئے مثال عبرت ہیں۔ یہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ ایک دن کی خوشیوں میں سب کچھ بھول کر ہمیشہ کے ماتم و اندوہ کو بھول گئے ہیں! بزم جشن کی طیاریاں کس کے لئے؟ جبکہ دنیا اب ہمارے لئے ایک دائمی ماتم کدہ بن گئی ہے؟ عیش و نشاط کی بزموں کو آگ لگا دیجئے، عید کے قیمتی کپڑوں کو چاک چاک کر ڈالئے، عطر کی شیشیوں کو اپنے بخت زبوں کی طرح الٹ دیجئے، اور اس کی بجائے مٹھیوں میں خاک و گرد بھر بھر کر اپنے سروں پر ڈالئے۔ زریں کلاہوں اور ریشمی قباؤں کے پہننے کے دن اب گئے:

ما خانہ رسیدگان ظلمیم
پیغام خوش از دیار ما نیست

لیکن اس طلسم سرائے ہستی کی ساری رونق انسان کی افتاد وجد و سرشاری سے ہے۔ ممکن ہے کہ جشن عید کے ہنگاموں میں غم و اندوہ کی یہ آہیں آپ کے کانوں تک نہ پہنچیں۔ تاہم اس کو تو نہ بھولئے کہ وہ ایک عالمگیر برادری ہے، جس میں چین کی دیوار سے لیکر افریقہ کے صحرا تک چالیس کروڑ انسان ایک ہی رشتے کی زنجیر میں منسلک ہیں۔ اگر طرابلس میں قتیلان ظلم و ستم کی لاشیں تڑپ رہی ہیں۔ تو یہ عیش پرستی ایک لعنت ہے، جو آپ کو عید کی خوشیوں میں سرمست کر رہی ہے۔ اگر ایران میں آپ کے اخوان ملت کو جرم وطن پرستی میں پھانسیاں دی جا رہی ہیں۔ تو وہ آنکھیں پھوٹ جائیں جو ہندوستان میں اشکبار نہ ہوں۔ اگر مراکو میں اسلام کا آخری نقش حکومت مٹ رہا ہے، تو کیوں نہیں ہندوستان کے عیش کدوں میں آگ لگ جاتی؟ اسلام کی اخوت عمومی تمیز قوم و مرز بوم سے پاک ہے، اور اس کا ایک ہی خدا اپنے ایک ہی آسمان کے نیچے تمام پیروان توحید کو ایک جسم واحد کی صورت میں دیکھنا چاہتا ہے۔ ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاتقون

پس جب کہ اسلام کا ایک عضو درد سے بیتاب ہے، تو تمام جسم کو اس کی تکلیف محسوس ہونی چاہئے۔ اگر زمین کے کسی حصے میں مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے تو تعجب ہے، اگر آپ کے چہرے پر آنسو کی بوندیں نہ آئیں۔ اگر غفلت کی سرگرمیوں نے پچھلے حوادث بھلا دیے ہیں، تو آج بھی جو کچھ ہو رہا ہے آپ کے وقف ماتم ہو جانے کے لئے کافی ہے۔

قومی زندگی کی شان بالکل افراد و اشخاص کی سی ہے۔ بچپنے سے لیکر عہد شباب تک کا زمانہ ترقی و نشو و نما، عیش و نشاط کا دور ہے۔ ہر چیز بڑھتی ہے، اور ہر قوت میں افزائش ہوتی ہے۔ جو دن آتا ہے، طاقت و توانائی کا ایک نیا پیام لاتا ہے۔ طبیعت جوش و امنگ کے نشے میں ہر وقت مخمور رہتی ہے۔ اور اس خوشی و سرور میں جس طرف نظر اٹھتی ہے، فرحت و انبساط کا ایک بہشت زار سامنے آجاتا ہے۔ اس طلسم زار ہستی میں انسان سے باہر نہ غم کا وجود ہے اور نہ نشاط کا۔ البتہ ہمارے پاس وہ آنکھیں ضرور ایسی ہیں جو اگر غمگین ہوں، تو کائنات کا ذرہ ذرہ غم آلود ہے، اور اگر مسرور ہوں تو ہر منظر مرقع انبساط ہے۔ عہد شباب و جوانی میں آنکھیں سرمست ہوتی ہیں، اور دل جوش و امنگ سے متوالا۔ غم کے کانٹے بھی تلوے میں چبھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ فرش گل پر سے گذر رہا ہے۔ خزاں کی افسردگی بھی سامنے آتی ہے تو ہر شے کیوں نہ خوش نظر آئے؟

لیکن بڑھاپے کی حالت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔

پہلے جو چیزیں بڑھتی تھیں، اب روز بروز گھٹنے لگتی ہیں۔ جن قوتوں میں ہر روز افزائش ہوتی ہے اب روز بروز اضمحلال ہوتا ہے طاقت جواب دے دیتی ہے، اور عیش و مسرت کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ جو دن آتا ہے، موت و فنا کا ایک نیا پیغام لاتا ہے، اور جو دن گذرتا ہے، حسرت و آرزو کی ایک یاد چھوڑ جاتا ہے۔ دنیا کے سارے عیش و عشرت کے جلوے دل کی عشرت کا سیوں سے تھے لیکن دل کے بدلنے سے آنکھیں بھی بدل جاتی ہیں۔

قوموں کی زندگی کا بھی یہی حال ہے۔ ایک قوم پیدا ہوتی ہے بچپنے کا عہد بے فکری کاٹ کر جوانی کی طاقت آزمائیوں میں قدم رکھتی ہے۔ یہ وقت کاروبار زندگی کا اصلی دور اور صحت و تندرستی کا عہد نشاط ہوتا ہے۔ جہاں جاتی ہے عروج و اقبال اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس طرف قدم اٹھاتی ہے دنیا اس کے استقبال کے لئے دوڑتی ہے۔ لیکن اس کے بعد جو زمانہ آتا ہے اس کو "پیری و صد عیب کا زمانہ" کا زمانہ سمجھئے کہ قوتیں ختم ہونے لگتی ہیں، اور چراغ میں تیل کم ہونا شروع ہو جاتا ہے طرح طرح کے اخلاقی و تمدنی عوارض روز بروز پیدا ہونے لگتے ہیں، جمعیت و اتحاد کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، اجتماعی قوتوں کا اضمحلال نظام ملت کو ضعیف و کمزور کر دیتا ہے۔ وہی زمانہ جو کل تک اس کی جوانی کی طاقت کے آگے دم بخود تھا، آج اس کے بستر کے ضعف و نقاہت کو دیکھتا ہے، تو ذلت و حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے۔ (قرآن کریم) نے اسی قانون خلقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ

”اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا، پھر بچپنے کی کمزوری کے بعد جوانی کی طاقت دی، پھر طاقت کے بعد دوبارہ کمزوری اور بڑھاپے میں ڈال دیا، وہ جس حالت کو چاہتا ہے، پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہی تمہاری تمام حالتوں کا علم اور حال کا ایک اندازہ کر دینے والا ہے“ شاید ہماری جوانی کا عہد ختم ہو چکا، اب ”صد عیب“ پیری کی منزل سے گزر رہا ہے۔ شاید اس کے بعد اب منزل درپیش ہے۔ چراغ تیل سے خالی ہوتا جا رہا ہے۔ اور تو ابا جا کستر سے ابھرتا جا رہا ہے گذشتہ باتوں کی طرف ایک یاد رہ گئی ہے۔ اور جوانی کے افسانے خواب و خیال معلوم ہوتے ہیں۔ جتنا فنا آگئی ہے تو شمع سحر کو بجھ ہی جانا چاہئے جس بزم اقبال و عظمت میں اب ہمارے لئے جگہ نہیں رہی۔ بہتر ہے کہ اوروں کے لئے اسے خالی کر دیں۔ ہم نے ایک معمولی سے زیادہ عرصے تک دنیا میں زندگی اچھے برے دن کاٹے۔

باقی صفحہ ۲۲ پر

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سازِ تخلیق کی صدا ہیں آپ
آپ کے دم سے جہانِ وجود
کس زباں سے ہو آپ کی توصیف
اُسوۂ بے مثال کی سوگند
کیا کہیں حسنِ صورت و سیرت
تیرہ و تار راہِ ہستی میں
آپ کو چھوڑ کر کہاں جائیں
جس پہ نازاں ہے خالقِ کونین
سچ تو یہ ہے محمدِ عربیؐ!

زندگانی کا مدعا ہیں آپ!
حاصلِ بزمِ دوسرا ہیں آپ
کس طرح ہم کہیں کہ کیا ہیں آپ
اے نبیؐ، خیر الانبیاء ہیں آپ
مظہرِ شانِ کبریا ہیں آپ
سارے عالم کے رہنما ہیں آپ
دین و دنیا کے رہنما ہیں آپ
ہاں وہی بندۂ خدا ہیں آپ
پیکرِ لطفِ بے بہا ہیں آپ

کیوں نہ ناہید آپ پہ ہو نثار
اس کے ہر درد کی دوا ہیں آپ

از: ناہید دردانہ خانم

حکم الجنازۃ القادیانیین

حضرت مولانا علامہ محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے قادیانی جنازہ نامی ایک کتابچہ تحریر فرمایا جو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر پوری دنیا میں شائع ہو کر پوری دنیا میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اس کا انگلش ترجمہ بھی شائع کر کے تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اب حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے اس کتابچہ کا عربی میں ترجمہ کیا ہے جو چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ بیرونی ملکوں کے دوستوں سے گذارش ہے کہ وہ اس عربی ایڈیشن کو پوری دنیا میں پھیلائیں۔ کتابچہ مندرجہ ذیل پتوں سے منگوایا جا سکتا ہے۔

۱۔ مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ پاکستان
۲۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ۔ کراچی۔ پاکستان

خطبۂ جمعہ

فکرِ آخرت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

یہ تجلی براہِ راست حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نہیں ہوئی تھی۔ جو تجلی کوہِ طور پر ہوئی تھی اس کو بھی برداشت نہیں کر سکے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو جمالِ جہاں آراء کے دیدار کی درخواست کی تھی، دیدار نہیں ہوا تھا، صرف تجلی ہوئی تھی۔ ایک جھلک دکھائی گئی تھی پورا جمال نہیں دکھایا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام پر تجلی ہو جاتی تو شاید برداشت نہ کر سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ بہت دیر کے بعد ہوش آیا۔ ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ آپ پاک ہیں۔ میں آپ کی طرف توبہ کرتا ہوں، رجوع کرتا ہوں، اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

تو چونکہ کوہِ طور پر تجلی ہوئی۔ اور اس تجلی کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے اس بے ہوشی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وقت بے ہوش ہونے سے محفوظ رکھا ہو۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ بعض بعض خصوصیات ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی فضیلت کلی جو تمام کمالات کی جامع ہے۔ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ خاص خاص امتیازی صفات دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام سب کے سب اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول و مقرب بندے ہیں۔ اس لئے یہ بھی احتمال ہے کہ سب سے پہلے لباس پہنایا جانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خصوصیت ہو۔ ملا علی قاریؒ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ـــ واللہ اعلم ـ انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ اولیاء اللہ بھی اپنے کفنوں میں اٹھائے جائیں گے۔ جس میں سے ان کا ستر نہ کھلے۔ پھر سواریوں میں سوار ہو کر میدانِ حشر میں حاضر ہوں گے۔ وہاں بارگاہ الٰہی سے انہیں خلعتیں عطا کی جائیں گی۔ اور سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو خلعت کا عطا کیا جانا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔ وہ حقیقی بھی ہو سکتا ہے۔ اور اضافی بھی (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۴۸۳)

خیر میں عرض یہ کر رہا تھا کہ لوگوں کا حشر مختلف صورتوں میں ہو گا کچھ ایسے حضرات ہوں گے جن کو لباس پہنایا جائے گا، اور پھر لباس بھی ہر ایک کی شان کے مطابق ہو گا، اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں لے جانے کے اعتبار سے بھی لوگوں کے حالات مختلف ہوں گے۔ بعض خوش قسمت حضرات کو سواری عطا کی جائے گی، اور انہیں میدان محشر میں سواری پر لیجایا جائے گا، اور بعضوں کو پیدل لیجایا جائے گا، پھر بعضوں کو مجرمانہ طور پر طوق پہنا کر لے جائے گا، اور بعضوں کو سر کے بل چلا کر لیجایا جائے گا۔ نعوذ باللہ

ساری زندگی کا خلاصہ دو حرف ہے اللہ کی رضامندگی اور مقبولانِ الٰہی کا ساتھ نصیب ہونا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ سر کے بل کیسے چلیں گے۔ فرمایا جو ٹانگوں کے بل چلا سکتا ہے۔ سر کے بل بھی چلا سکتا ہے۔ اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔

جس دن کہ لوگ ہو جائیں گے پروانوں کی طرح حیرت کے مارے لوگوں کا یہ حال ہو گا اور پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم، یوم ترونہا تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت، وتضع ذات حمل حملہا، وتری الناس سکاریٰ وما ہم بسکاریٰ، ولکن عذاب اللہ شدید۔

اے لوگو ڈرو اپنے رب سے، قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے، جس دن بھول جائے گی دودھ پلانے والی اپنے بچے کو اور حاملہ کا حمل جھڑ جائے گا۔ اور تم لوگوں کو دیکھو گے مدہوشوں کی طرح پھر رہے ہوں گے، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔ بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اس دن کے ہول سے دودھ پلانے والی مائیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی، حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہو جائیں گے اور لوگوں پر مدہوشی کا سا عالم طاری ہو گا۔ اوسان خطا ہو جائیں گے، اور ہوش و حواس اڑ جائیں گے۔

یہ بارگاہ خداوندی میں پیشی کی ایک جھلک، ہر آدمی کو بارگاہ الٰہی میں پیش ہونا ہے، اور اپنی پوری زندگی کا کچا چٹھا پیش کرنا ہے ملائکہ گواہی دینے والے ساتھ ہوں گے، اور فرمایا جائے گا:

اقرأ کتابک۔ کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا۔ "پڑھ اپنی کتاب، اپنی کتاب، آج تم اپنا حساب لینے کے لئے کافی ہو۔"

اس حشر کو یاد رکھنا اور اس بارگاہ الٰہی میں پیشی کو یاد رکھنا یہ بہت بڑی بات ہے۔ ہم سے اکثر لوگ اس کو فراموش کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یاد کرنے والوں میں سے بنائے اور شیخ نے جو چوتھی دعا یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائیں جو سلف صالحین کے نشانات قدم پر چلتے ہیں، لوگوں کو شوق ہوتا ہے نئے راستے اختیار کرنے کا یہ شوق پتہ نہیں کہاں سے آیا۔ کہ ایسا کام کریں۔ ایسا نام کریں کہ پہلے کسی نے نہ کیا ہو، لوگ کوشش کرتے ہیں ایسا نام رکھا جائے جو پہلے کسی نے نہ رکھا ہو۔ لیکن اس میں عافیت نہیں ہے، ہمیشہ یہ بات یاد رکھو کسی آگے چلنے میں عافیت نہیں ہے، لوگ بھول گئے، نئے نئے راستے تلاش کرتے ہیں، نئی نئی راہیں ڈھونڈتے ہیں، اور پھر بعض دفعہ ایسے گم ہو جاتے ہیں کہ وہیں بھٹک کر رہ جاتے ہیں راستہ ہی نہیں ملتا، آگے راستہ گم ہو گیا، اب کدھر جائیں، بھئی پامال راستہ اختیار کرو، جس پر سب لوگ چلتے گئے ہیں، اور جس پر سب کے نشان قدم موجود ہیں۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ جس کی سورۃ فاتحہ میں دعا کرتے ہیں۔ یا اللہ ہمیں چلا صراط مستقیم پر۔ صراط مستقیم کیا ہے؟ جس پر انبیاء کرام علیہم السلام چلتے رہے ہیں، جس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے ہیں، جس پر امت کے

صدیقین چلے ہیں، شہدا چلے ہیں، اولیاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے چلے ہیں، تو ہمیں اس راستے پر چلتے ہوئے کیوں عار آتی ہے!

اپنے طور طریق اور اپنا طرز عمل ان اکابر کے مطابق بناؤ، بعید نہیں کہ ان کے پیچھے چلتے چلتے تم بھی پہنچ جاؤ، آدمی صحیح راستے پر ہو اور کسی کا دامن پکڑا ہوا ہو اور کسی کے پیچھے چل رہا ہو تو کسی نہ کسی دن انشاء اللہ تعالیٰ منزل تک پہنچ ہی جائے گا۔ اور اگر اپنا راستہ چھوڑ کر کوئی اور غلط راستہ اپنا لے تو اندیشہ ہے کہ کہیں بھٹک نہ جائے، کہ ہلاک نہ ہو جائے، پس سلف صالحین کے آثار کی پیروی کرو، جس راستہ پر وہ چلے ہیں اس راستہ پر چلو جو عمل انہوں نے اختیار کیا ہے۔ اس کو اختیار کرو، جو طرز زندگی انہوں نے اختیار کیا ہے اس طرز زندگی کو محبوب سمجھو یہ اللہ کو محبوب بھی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور بہ بھی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم بھی ہے۔ اگر مجھ سے پوچھو تو میں نے ساری زندگی میں دین کا خلاصہ دو ہی چیزیں پائی ہیں۔ ساری زندگی کا خلاصہ دو حرف ہے، ایک یہ کہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندوں کا ساتھ نصیب ہو جائے، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جائے بس بات ختم۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا ساتھ اسی شخص کو نصیب ہوگا جس کو ان کے عمل میں، ان کے طریق کار میں، ان کے راستے میں ان کا ساتھ نصیب ہو گیا، اور جو شخص یہاں ان کے راستے سے ہٹ کر چلتا ہے اس کو وہاں ان کا ساتھ کیسے نصیب ہوگا؟ ساتھ تو ساتھ والوں کو نصیب ہوتا ہے، اور مقبولان الٰہی کا ساتھ نصیب ہو جانا وہ دولت کبریٰ ہے جس سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں، بہت بڑی دولت ہے، دولت کیا، ساری دولتوں کا خلاصہ ہے، دولتوں کی کنجی ہے خزانوں کی کنجی ہے، یہ دو چیزیں اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی کنجیاں ہیں، ایک یہ کہ اللہ کی رضا نصیب ہو جائے، اور دوسری یہ کہ اللہ کے مقبول بندوں کا ساتھ نصیب ہو جائے۔ سارے پاپڑ ان ہی دونوں کے لئے بیلتے ہیں، اور یہی وہ دولت کبریٰ جس کی انبیاء کرام علیہم السلام بھی دعا کرتے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا قرآن کریم میں مذکور ہے:

فاطر السموات والارض انت ولی فی الدنیا والاخرة، توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے آپ ہی میرے ولی ہیں۔ دنیا و آخرت میں مجھے وفات دے۔ مسلمان ہونے کی حالت میں ملا دے مجھے نیک لوگوں کے ساتھ۔

حضرت سلیمان تخت سلیمانی پر بیٹھ کر فقیر بن کر محتاج بن کر دعا کر رہے ہیں۔ دیکھو دنیا کے اس بڑے بادشاہ کو، یہ بھی کسی کے دروازے کا فقیر ہے۔ سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت تو مشہور ہے، تخت سلیمانی پر بیٹھ کر کسی کے دروازے کے فقیر بن رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں کہ:

رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحاً ترضاہ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین

اے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ میں شکر کروں اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی ہے۔ اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور میں نیک عمل کروں جس سے تیری رضا حاصل ہو جائے۔ اور داخل کر دے مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں۔

ہم لوگ بڑے ہی خوش قسمت لوگ ہیں بڑے ہی سعادت مند لوگ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے سچے متبعین کا ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ نے نصیب فرما دیا ہے۔ ہم بڑے خوش قسمت ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ نے محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب فرما دیا، لیکن بڑے بے قدرے ہیں، ہمیں اس کی قدر نہیں، اے کاش! ہمیں قدر ہوتی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی بڑی نعمت عطا فرمائی ہے،

کہ ہمیں اپنی خدمت میں کھڑا ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں، دنیا کی نجاستوں سے اللہ تعالیٰ ہمارے دامن کو پاک رکھیں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں بارگاہ عالی میں حاضری کو یاد کرنے والوں میں سے بنائے، اور اپنے نیک بندوں اور مقبول بندوں کا راستہ ہمیں نصیب فرمائیں، ان کی معیت نصیب فرمائیں، ان کے نشان قدم پر چلنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائیں، یا اللہ! ہم آپ کے کمزور بندے ہیں، نالائق ہیں، نادان ہیں، یا اللہ! اپنی رحمت سے ہماری دستگیری فرما، جو آپ نے اپنے مقبول و محبوب بندوں کو نصیب فرمائی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پڑوسی کے حقوق

1. اگر ہمسایہ مدد چاہے تو مدد کرو۔
2. اگر قرض مانگے تو قرض دو۔
3. اگر تنگدست ہو جائے تو اچھا سلوک کرو
4. اگر بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔
5. اگر انتقال کر جائے تو جنازے کے ساتھ چلو
6. اس کو کوئی خوشی حاصل ہو تو مبارکباد دو
7. رنج پہنچے تو دلاسہ دو۔
8. اس کی بغیر اجازت اپنا مکان اتنا اونچا مت کرو کہ خواہ مخواہ اس کو اذیت ہو۔
9. اگر کوئی پھل خریدو تو اس میں سے کچھ اس کو بھی دو اگر نہ دے سکو تو چپکے سے گھر لے جاؤ تا کہ اس کو دیکھ کر حرص نہ ہو۔ (حدیث)

عارفی جیولرز
ARFI JEWELLERS
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ____ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman. Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
... K.C-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN
فون: 626236

تاریخ کا ایک ورق

مجاہد ختم نبوت، شہید غازی اسلام

مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: ایم اے علی خالد، اچکزئی کوئٹہ

حضرت مولانا شمس الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی خدمت اور حفاظت کے لئے ہر دور اور ہر صدی میں ایسے مردان حق پیدا فرمائے جنہوں نے سوز دروں اور خون جگر سے گلشن دین کی آبیاری کی اور اسے ہمیشہ تر و تازہ رکھا اور سرسبز و شاداب اور سدا بہار رکھا اور یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ مسند احمد میں حضرت عمران بن   کی روایت سے بسند صحیح یہ الفاظ ہیں

ترجمہ: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور وہ اپنے مخالفین پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچے اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں۔

اس مضمون کی اور بھی متعدد احادیث مروی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی سربلندی کا تکوینی نظام تا قیامت جاری رہے گا۔ اور یہ کہ اس سلسلہ کی آخری کڑی سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان سے نازل ہونے پر ختم ہوگی۔ اب اس مضمون حدیث کو دیکھتے ہوئے اگر ہم اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اسلامی تاریخ میں ان گنت مشاہیر ایسے گزرے ہیں جن کی زندگی ملت اور دین کے لئے وقف رہی پھر ان کے مختلف طبقات ہیں کچھ ایسا گروہ میں آتے ہیں تو دوسرے محدثین کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں بہر حال یہ بات ثابت ہے کہ ان بے شمار لوگوں نے اپنی زندگی سلوک و تزکیہ نفس میں گزاری پہلے خود کسی مصلح سے اپنا تزکیہ نفس کرایا اور پھر لوگوں کے قلوب کی صفائی میں عمر صرف کر دی بہت سے لوگ جہاد و قتال کرتے ہوئے غازی و شہید کہلائے تو بہت سے لوگوں نے تفقہ فی الدین میں عمر گزاری اور آنے والی نسلوں کے لئے کتاب و سنت کی تفسیر و تشریح کا گراں بہا ذخیرہ چھوڑ گئے ایک جماعت نے درس و تدریس میں عمر گزار دی تو دوسری جماعت نے منبر و محراب سے وعظ و ارشاد کی محفلوں کو رونق بخشی غرضیکہ انسانی اور اسلامی زندگی کے جتنے شعبے ہیں ہر شعبہ میں ہزاروں ایسے مشاہیر نظر آتے ہیں کہ جن کا نام سنتے ہی رضی اللہ عنہم اور رحمہم اللہ اجمعین کے الفاظ بے اختیار زبان سے نکلتے ہیں اور دل و دماغ عقیدت سے جھک جاتے ہیں

اسلامی تاریخ کو تو ایک طرف رکھیے اگر ہم صرف چودھویں صدی ہجری کا مطالعہ کریں تو بھی یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تکوینی نظام کے ذریعے چودھویں صدی

> **میں سرکاری رہائش گاہ پر شیرانوالہ گیٹ کی چٹائیوں کو ترجیح دیتا ہوں۔**

میں بھی ایسے مردان خدا کو کھڑا کیا جن کے علم و فضل، صلاح و تقویٰ، زہد و قناعت، دعوت و عزیمت اور ہمت و شجاعت نے سلف صالحین کا نمونہ پیش کیا۔ اور جن کے ذریعے اسلام کی صحبت قائم ہوئی اس صدی میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، شاہ عبدالرحیم رائے پوری اور شاہ عبدالقادر رائے پوری ایسے درویشان خدا مست ہوئے جن کے انفاس طیبہ سے جنیدؒ و شبلیؒ کی یادیں تازہ ہوئیں اس صدی میں امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی، مفتی کفایت اللہ، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ، حضرت الشیخ مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ ایسے فقہا و محدثین ہوئے جن سے حافظ ابن دقیق العیدؒ اور حافظ ابن حجرؒ کی یاد تازہ ہوئی۔ اس صدی میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ایسے کثیر التصانیف بزرگ ہوئے جنہوں نے دینی ضرورت کے گوشہ گوشہ ایک ایک مسئلہ پر قلم اٹھایا اور جن کی وسعت قلم برکت اوقات اور کثرت تصنیف سے حافظ ابن جوزیؒ اور حافظ سیوطیؒ کی یاد تازہ ہو گئی۔ اسی دور میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا احمد علی لاہوری ایسے مجاہدین اسلام ہوئے جنہوں نے اپنے دور کی سب سے بڑی فرعونی اور طاغوتی شہنشاہیت کی سنگینوں کے سائے میں کلمہ حق بلند کیا۔

یہ چند نام محض بطور مثال نوک قلم پر آئے ہیں ورنہ پاک و ہند و عالم اسلام میں اس سلسلے کے سینکڑوں نہیں ہزاروں اکابر ہوں گے جنہوں نے چودھویں صدی کی تاریکیوں میں حق و صداقت کی قندیلیں روشن کیں اور دین کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جن کی نصرت و اعانت کے لئے حق تعالیٰ شانہ نے حاملین دین کا ایک جم غفیر نہ کھڑا کر دیا ہو۔

چودھویں صدی کے اس سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی شہید ختم نبوت حضرت مولانا سید شمس الدین شہید (نور اللہ مرقدہ) کی ذات والا صفات تھی جس نے اپنے اکابرین کی یاد تازہ کر دی اور اپنے اکابرین کی متعین کردہ اصولوں پر عمل کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کر دی

حضرت مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴۵ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد محمد زاہد فورٹ سنڈیمن کے نامور عالم دین شمار کئے جاتے ہیں مولانا شمس الدین مرحوم نے میٹرک کے بعد مختلف دینی مدارس میں دینی تعلیم کی تکمیل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا عبداللہ درخواستی، مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک اور مولانا سرفراز خان صفدر صاحب سرفہرست ہیں دورہ حدیث ۱۹۶۹ء میں مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ سے کیا جس وقت مولانا شمس الدین رحمہ اللہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں تعلیم مکمل کر رہے تھے چند نوجوان مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں جمع ہوئے تاکہ اس امر پہ غور کیا جائے کہ ملک کے طالب علم نوجوانوں میں دینی جذبہ اجاگر کیا جائے اور ایک ایسا متحدہ پلیٹ فارم قائم کیا جائے تاکہ ملک میں اسلامی نظام تعلیم کے لئے عملی جدوجہد کی جائے کافی غور و خوض کے بعد جمعیت طلباء اسلام کا قیام عمل میں

لایا گیا اور ملک کے مختلف صوبوں میں گورنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں جب صوبہ بلوچستان کا نام آیا تو اس مدرسہ کا نوجوان طالب علم جس کی پیشانی سے عزم و ہمت کا سوتے پھوٹ رہے تھے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ بلوچستان کی ذمہ داری میں اٹھانے کے لئے تیار ہوں ان کی اس پیشکش کو قبول کر لیا گیا اور اس نوجوان کو بلوچستان کا پہلا گورنر مقرر کر دیا۔ یہ وہ نوجوان تھا جو بعد میں "شمس الدین شہیدؒ" کے نام سے تاریخ بلوچستان کے صفحات میں جگمگا رہا ہے۔

مولانا سید شمس الدین شہید تعلیم سے فراغت کے بعد جمعیت علمائے اسلام سے منسلک ہوئے اور ان کے کردار اور صلاحیتوں کی بنا پر انہیں جمعیۃ علمائے اسلام نے ۱۹۷۱ء کے عام انتخابات میں بلوچستان اسمبلی کے لئے ٹکٹ جاری کیا ان کے مقابلے میں علاقے کا مشہور سردار تھا جسے مولانا نے زبردست شکست دی بعد میں وہ بلوچستان کا ڈپٹی سپیکر منتخب کیا گیا بہت بڑے عہدے پر فائز ہونے کے باوجود طبیعت میں کبر و نخوت نام کو نہ آیا۔

چنانچہ ایک ڈپٹی سپیکرز کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لائے۔ لاہور میں ان کی رہائش کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ جب سرکاری گاڑی انہیں لینے کے لئے آئی تو آپ نے یہ کہہ کر جانے سے انکار کر دیا کہ:۔

"میں سرکاری رہائش گاہ پر شیرانوالہ گیٹ کی چٹائیوں کو ترجیح دیتا ہوں"

سید شمس الدین شہیدؒ نے جن محاذوں پر خاص طور پر کام کیا ان میں ایک محاذ مرزائیت کا بھی ہے انہوں نے جمعیت طلبہ اسلام کے جیالوں سے مل کر بلوچستان سے مرزائیت کا جنازہ نکال دیا تھا۔ ۱۹۷۳ء میں قادیانیوں نے جب انتہائی دجل و فریب کے ساتھ قرآن کے معنی و مفہوم میں ملحدانہ تحریف کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے بطور خاص شائع کئے تو مولانا کی غیرت ایمانی جوش میں آئی۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ قرآن شریف کے تحریف شدہ نسخے فوراً ضبط کیا جائے۔ اور قادیانیوں کو فوراً یہاں سے نکال دیا جائے۔ حکام نے اسے معمولی بات سمجھ کر ٹالنے کی کوشش کی۔ اس ناپاک حرکت پر فورٹ سنڈیمن کے غیور مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ عوام نے اپنے عقائد کی کھلم کھلا توہین کے خلاف احتجاج کے لئے ۱۵ جولائی ۱۹۷۳ء کے ایک مقامی پارک میں جلسہ عام کا اعلان کر دیا۔ عوام عملی کارروائی کرنے پر زور دے رہے ہیں اس دوران ایک قادیانی مسلمانوں کے جوش اور غضب کا نشانہ بنے اور جہنم رسید ہوئے اس موقع پر مولانا سید شمس الدین شہید، مولانا محمد خان شیرانی اور صاحبزادہ نور الحق سمیت ۳۲ سرکردہ حضرات رضاکارانہ طور پر گرفتاری کے لئے پیش ہوئے۔ اور کئی راتیں تھانے میں گذاریں۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر پولیس نے اڑھائی بجے آپ کے گھر پر چھاپہ مارا اور آپ کو گرفتار کر کے لے گئے۔ اس گرفتاری کے بعد ایک ماہ تک عوام کو کوئی پتہ نہیں چلا کہ مولانا کہاں ہیں۔ آخرکار عوام کے زبردست احتجاج کے بعد حکومت نے انہیں ۱۸ اگست کو رہا کر دیا۔ رہائی کے بعد مولانا شمس الدین نے اپنی گرفتاری کی کیفیت ان الفاظ میں بیان کی۔

"وہ مجھے ۵۴ میل دور افغانستان کی سرحد کی طرف

انہوں نے جمعیت طلباء اسلام کے جیالوں سے مل کر بلوچستان سے مرزائیت کا جنازہ نکال دیا

لے گئے کیونکہ باقی تمام راستے ہمارے نوجوان نے بند کر رکھے تھے۔ ۲۵ میل دور ایک گاؤں میں پہنچے اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ انہوں نے گھیرا ڈال کر ان کے دو نمائندے آئے اور کہا کہ تم مولوی شمس الدین کو واپس لے جاؤ یا پھر ہم مر جائیں گے یا تم مرو گے بہر حال مجھے وہاں سے پھر فوجی چوکی میں واپس لائے میں نے پھر بھی تبلیغ کا سلسلہ بند نہ کیا۔ وہاں پر گورنر اور وزیر اعلیٰ کی طرف سے مختلف پیغامات کے ذریعے وزارت اعلیٰ منہ مانگی دولت اور عہدہ قبول کرنے کی پیشکش کی لیکن میں نے جواب دیا کہ میں آج تو ایک قیدی ہوں ایک قیدی وزیر اعلیٰ کیسے بن سکتا ہے ایک دفعہ وزیر اعلیٰ میرے پاس خود آیا لیکن میں نے اس کی باتوں پر کان نہ دھرا"

آپ کی شہادت کے بارے میں حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم نے فرمایا:

"جہاں تک شہید اسلام حضرت مولانا شمس الدین کے قتل کی بات ہے کوئی شبہ نہیں کہ ایک سیاسی قتل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی کسی کے ساتھ کوئی عداوت نہیں تھی ہمارے یہاں ایک شخص کو اس وقت قتل کیا جاتا ہے جب وہ کسی آدمی کا قاتل ہو اور قتل کے بدلے میں یا پھر اغواء کے سلسلہ میں ایسے واقعات ہوتے ہیں انہوں نے نہ کسی کو قتل کیا نہ اغوا وہ نہ چور تھا نہ ڈاکو اور نہ کوئی خوفناک شخصیت ایک شریف آدمی تھا قبائلی دشمنی میں بھی کبھی ملوث نہیں ہوا تھا بعض اوقات ایک راہزن کسی کے مال کو سامنے رکھ کر قتل کر دیتا ہے ایسا بھی نہیں اس لئے کہ قاتل نے ان کی کوئی چیز چھینی نہیں ان کے ہاتھ پر رولیکس کی گھڑی تھی جو اتفاق سے میں نے ان کو دی تھی جیب میں کچھ نقدی تھی وہ بھی محفوظ تھی۔ معلوم ہوا کہ ڈاکہ ڈالنے کی نیت سے یا مال حاصل کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ سیاسی قتل کے طور پر ایسا کیا گیا ہے"

آپ کی شہادت کی خبر سنتے ہی آپ کے استاد حضرت مولانا سرفراز خان صاحب نے کہا۔

"حضرت مولانا شمس الدین شہید مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے فارغ التحصیل مستند عالم تھے۔ بڑے متعمد اور حق گو تھے ممبر اور ڈپٹی سپیکر بننے سے پہلے وہ جس عقیدت اور محبت کے ساتھ اپنے اساتذہ سے ادب و احترام سے ملتے تھے اس بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے بعد بھی انہوں نے ادب و احترام کے پہلو میں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی تھی۔ بحمد اللہ مولانا صحیح المسلک اور پکے مسلمان تھے اور پاکستان میں صحیح اسلامی نظام اور جمہوریت کے داعی تھے کوئی لالچ اور ڈر ان پر اثر انداز نہیں ہو سکا وہ کی اسیری میں بھی افسروں کو دین کی تبلیغ سے باز نہیں رہے اور گورنروں کی خصوصی مجلسوں میں بھی عین نماز کے وقت اذان دے کر عملی اور قولی صورت میں نماز اور دین کی دعوت دینے سے نہیں چوکتے۔ مولانا مرحوم ظاہر و باطن گفتار و کردار اور شکل و صورت ہر اعتبار سے اسلام کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے اور اسلام کو اپنی عزیز متاع سمجھتے تھے مولانا مرحوم کی یہ انتھک سعی مشورہ اور کاوش کہ کانٹوں کی طرح چبھتی تھی اور مسئلہ ختم نبوت پلان کی بلوچستان میں مفید سعی اور کاوش تو ایک کرامت کی حیثیت رکھتی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ رہتی مخلوق کے لئے اور مسلمانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ ہوگی"

بہر حال اسلام کا وہ بطل جلیل سپاہی ختم نبوت جمعیۃ علمائے اسلام بلوچستان کا جواں سال امیر ہم سے جدا کر اپنے

باقی صفحہ ۲۰ پر

جیجنی میں 28 جنوری 1990 کو منعقد ہونے والے

ایک اجتماع عام کی تفصیلی رپورٹ

شیخ عمر کانتے و جامع مسجد جیجنی کے امام شیخ ابوبکر جلو

سے سوال و جواب

مغربی افریقہ کے
ایک مسلمان ملک
جمہوریہ مالی کے
ایک گاؤں
جیجنی میں
اہل حق کی فتح

از مولانا منظور احمد الحسینی

عالمی مجلس ختم نبوت کا وفد جو کہ مولانا عبدالرحمن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل تھا اپنے دورہ مالی کے دوران مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۰ء کو شیخ عمر کانتے سے ملاقات کے لیے جیجنی پہنچا جیجنی میں اس موقع پر ایک اجتماع عام منعقد کیا گیا اس اجتماع میں شیخ عمر کانتے اور جیجنی کی جامع مسجد کے امام الحاج ابوبکر جلو سے قادیانیت کے بارے میں سوالات کئے گئے اور حاکم علاقہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اس کے علاوہ شیخ عمر کانتے اور ان کے ساتھیوں نے قادیانیت سے تائب ہونے اور قادیانیت کی تکفیر کی اس اجتماع عام کی تمام کاروائی جمعیت مالی علماء [illegible] نے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لی تھی مولانا منظور احمد الحسینی نے اجتماع عام کی روئیداد کو ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ مرتب کیا جسے ذیل میں شائع کر رہے ہیں

ادارہ

س: آپ کا نام کیا ہے؟

ج: میرا نام عمر کانتے ہے

س: آپ کیا کام کرتے ہیں؟

ج: تجارت

س: کیا آپ اس قصبہ جیجنی میں رہتے ہیں؟

ج: جی ہاں میں اسی شہر میں رہتا ہوں

س: مرزا طاہر کے کون کون سے نمائندے جیجنی آئے اور آپ سے ملے اور ان کے نام کیا ہے؟

ج: (۱) عمر معاذ کلیبی (۲) سالم نکرہ (۳) محمد امین شارلے (۴) ابراہیم ادمیگا۔

س: جب مرزا طاہر قادیانی کے نمائندے تمہارے پاس آئے تو انہوں نے کیا کہا؟

ج: انہوں نے کہا کہ ہم دین محمد کے پیروکار ہیں اور اسلام کے پھیلانے والے ہیں [illegible] دین محمد کے علاوہ [illegible] کے ساتھ [illegible] گمراہ ہوں [illegible] ہم دین [illegible] کو لے کر چلنے والے ہیں مرزا طاہر کے نمائندوں نے شیخ عمر کانتے کو دھوکہ دیا اور اس طرح اپنی عادت کے مطابق قادیانیت کے جال میں پھنسا دیا۔

س: کیا تم نے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ لندن منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء میں شرکت کی تھی؟

ج: جی ہاں کی تھی

س: تمہارے ساتھ اور کون لندن گئے تھے؟

ج: عمر معاذ کلیبی اور ابراہیم ادمیگا [illegible]

س: کیا تم نے وہاں قادیانی جلسے میں تقریر کی تھی اور کیا تم کو یہاں جیجنی ۵ گاؤں یعنی [illegible] مرزا طاہر [illegible] قادیانی ہو چکے ہیں

ج: جی ہاں میں نے کہا تھا کیونکہ قادیانیوں نے [illegible] تم لوگوں کو کچھ دیں گے [illegible] میں نے لندن جلسہ [illegible] خبر دی تھی

س: پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت جو اپنا نام احمدی رکھتے ہیں وہ سب کے سب کافر ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ اب اس وقت کتنے قادیانی [illegible] میں اور اس کے گرد [illegible] کیا تمہارے پاس بیعت نامہ ہیں [illegible] کر کے مرزا طاہر کو دے گئے تھے۔

ج: الحمدللہ اسی پر ختم جیسا کہ میں نے بتایا میں ہر حالت میں آپ کے ساتھ ہوں اب مسلمانوں میں سے کوئی قادیانی نہیں ہے

س: آپ قادیانیوں کی تکفیر کریں

ج: جی ہاں بالکل کرتا ہوں جیسا کہ میں نے کہا ہے

س: کیا تمہارا قادیانی مذہب پر ایمان ہے یا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر؟

ج: میں دین محمد پر ہوں میں یہ صراحتاً کہتا ہوں

س: آپ غلام احمد اور اس کے متبعین کی تکفیر کرتے ہیں۔

ج: میں صراحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں صرف دین محمد پر ہوں کسی اور پر نہیں۔

س: آپ یہ کہیں کہ میں غلام احمد اور اس کے اتباع کی تکفیر کرتا ہوں۔

ج: اسی طرح بالکل میں ان کی تکفیر کرتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ایمان رکھتا ہوں

س: کیا مرزا طاہر اور اس کے ساتھی سب کافر ہیں؟

ج: جی ہاں جیسا کہ میں نے کہا ہے

س: کیا تم [illegible] مرزا [illegible] قادیانیوں کی تکفیر کرتے ہو

ج: جیسا میں نے کہا [illegible] کرتا ہوں

س: آپ کہیں میرا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے

ج: بالکل میرا اب ان سے کوئی تعلق نہیں ہے

پھر رابطہ عالم اسلامی کے نمائندے شیخ ایوب سکو نے کہا کہ ان تمام جوابات سے واضح ہو گیا ہے کہ شیخ عمر کانتے صاحب نے قادیانیت

چھوڑ دی ہے اور قادیانیت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے

پھر شیخ عبداللہ کمال نے اعلان فرمایا کہ اب ہم اس قصبہ جھجنی کی جامع مسجد کے امام سے قادیانیت کے بارے میں کچھ سوال کرتے ہیں تاکہ مزید وضاحت ہو جائے

س: آپ قادیانیت کے بارے میں کچھ جانتے ہیں!

ج: جی ہاں میں جانتا ہوں میں پچھلے سال باماکو شہر (مالی کا دارالحکومت) جھجنی سے ۱۸۰ کلو میٹر دور گیا ہوا تھا۔ جب ۲ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ (۶ جولائی ۱۹۸۹ء) کو واپس جھجنی پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہاں ان لوگوں نے نئے دین کی بنیاد رکھی ہے واپس آنے کے تین دن بعد تک آپس میں کوئی بات چیت نہ ہوئی ۹ ذی الحجہ عصر کے بعد جمع ہوئے لوگوں نے کہا کہ ایک وفد ربجا کو سے غلام احمد قادیانی کے نئے دین کو لے کر یہاں آیا ہے اور اس وفد نے عمر کانتے کو اس نئی جماعت کا سربراہ بنایا ہے عمر کانتے پہلے ہمارے ساتھ تھا ہماری (مسلمانوں کی) جماعت کا سربراہ تھا مگر پھر ان لوگوں کے ساتھ مل گیا۔ اور ان کا سربراہ بن گیا میں نے کہا کہ تم لوگ میری عدم موجودگی میں اس نئی جماعت میں داخل ہو گئے میرا اس نئے دین سے کوئی تعلق نہیں ہے

س: آپ قادیانیت پر ایمان رکھتے ہیں یا اس کی تکفیر کرتے ہیں

ج: جی ہاں میں قادیانیوں کی تکفیر کرتا ہوں۔

س: قادیانی مسلمان ہیں یا کافر

ج: یہ مسلمان نہیں ہے کافر ہیں زندیق ہیں بلکہ زندیق سے زیادہ سخت کافر ہیں میں نے لوگوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے منع بھی کیا تھا اور کلوکا (؟) میں بھی یہی بات کہی مگر لوگوں نے کہا کہ ہم اشتعار میں ہیں کیوں کہ انہوں (قادیانیوں) نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ ہم تمہاری زمینوں کو سیراب کر دیں گے بہت مال اور ہر طرح سے تمہاری مدد کریں گے۔

س: کیا غلام احمد قادیانی مسلمان ہے یا کافر۔

ج: مرزا کی کتابوں کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص دین کی تخریب کرنے والا کافر اور مرتد ہے اور مرتد کے بارے میں شریعت کا فیصلہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ اس کو ۳ دن کی مہلت دی جائے اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ قتل کر دیا جائے۔

پھر عبداللہ کمال نے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرتے ہوئے کہا کہ حضرات محترم! شیخ عمر کانتے تو آپ حضرات کے سامنے توبہ کر چکے ہیں غلام احمد اور اس کے ماننے والوں کی تکفیر کر چکے ہیں اور علی الاعلان انہوں نے کہہ دیا ہے کہ غلام قادیانی کافر مرتد زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

جامع مسجد جھجنی کے امام کے بعد یہاں کے حاکم کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم وفد ختم نبوت کی یہاں تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور بنفس نفیس آپ حضرات کے آنے پر بہت خوش ہوں جھجنی میں "احمدی" تنظیم کے لوگ آئے تھے اور انہوں نے یہاں کے مسلمانوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا قادیانیوں نے ہمارے لوگوں کے ساتھ بہت وعدے کئے وہ وعدے یہ تھے کہ ہم تمہارے لئے گھر بنائیں گے تمہاری سڑکوں اور راستوں کو صحیح کر دیں گے تمہارے لئے شفا خانے کھولیں گے اور بہت سی چیزیں تمہیں دیں گے یہاں تک کہ گاڑیاں مفت دیں گے بستی والوں نے سمجھا کہ "احمدیت" اسلام سے الگ کوئی چیز نہیں ہے قادیانی مذہب اور اسلام میں کوئی فرق نہیں ہے لہذا انہوں نے قادیانیت کا قلادہ اپنے گلے میں ڈال لیا ان کو نہیں بتلایا گیا کہ قادیانی لوگوں نے اپنے مذہب کا نام "احمدیت" رکھا ہے یعنی وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے ان کو اس نام پر دھوکہ دیا گیا لیکن اب جب کہ حق ظاہر ہو چکا ہے وہ غلام احمد کی تکفیر کا اعلان کرتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں قادیانیوں پر خدا کی لعنت ہو وہ کافر مرتد اور زندیق ہیں۔

آخر میں میں حاکم بنفس نفیس آپ حضرات کے آنے کا بہت مشکور ہوں میں خود اسلام کے سوا ہر مذہب کی تکفیر کرتا ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر مکمل ایمان رکھتا ہوں

پھر عمر کانتے نے جھجنی کے لوگوں کو مخاطب ہو کر کہا اے جماعت کے احباب! جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے ہٹ گیا وہ مردود ہے نا قابل قبول نہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر مرتد ہے جب قادیانی لوگ جھجنی میں ہمارے پاس آئے تھے تو انہوں نے ہمیں یہی بتلایا تھا کہ ہم دین محمد کہتے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں لیکن اب جب کہ ہم سمجھ چکے ہیں کہ ان کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو ہم سب ان کے کافر اور مرتد ہونے کا اعلان کرتے ہیں جبکہ اسلام کے نزدیک یہ پہلے ہی سے مرتد ہیں ہم لوگ ان کے دھوکہ میں آ گئے ہمارے دھوکہ کھانے کی دلیل یہ ہے کہ ہم نے ان کے جلسہ لندن میں بھی یہی کہا تھا کہ ہم دین محمد پر ہیں قادیانیوں کی کیسٹ اس کی گواہ ہے

اب ان کا دھوکہ کھل گیا ہے ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور یہ قادیانی لوگ کافر ہیں۔

جناب عمر کانتے کے اس آخری اعلان کے بعد امام مسجد نے اعلان کیا کہ ساری جماعت علی الاعلان خدا کے حضور توبہ کرے اور قادیانیوں کے کفر کا اعلان کرے اور ساتھ ہی اس بات کو بھی ذہن میں رکھے کہ قادیانی لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں اور تمام دشمنوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ چھپ کر پیچھے سے حملہ آور ہوتے ہیں لہذا تمام لوگ ان سے خبردار رہیں نیز میں قادیانیوں کو خبردار کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ آئندہ اگر قادیانیت نے ہماری طرف رخ کیا تو ہم ان کے ناپاک عزائم کو مٹی میں ملا دیں گے یاد رکھیں کہ اسلام سچا مذہب ہے اس کو بلندی اور برتری حاصل رہیگی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ اسلام بلند و برتر رہتا ہے اور اس پر کسی مذہب کو فوقیت حاصل نہیں۔

پھر شیخ عبداللہ کمال نے اعلان کیا کہ ہم اراکین وفد اور امام صاحب توبہ کے الفاظ کہلائیں گے آپ سب بلند آواز کے ساتھ ان کو دہرائیں چنانچہ جو الفاظ دہرائے وہ یہ تھے:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۳ مرتبہ رضینا باللہ ربا و بمحمد رسولا و بالاسلام دینا و بالقرآن کتابا و کفرنا بغلام احمد القادیانی و اتباعہ کلھم کفار من نادیق، کفرۃ علیھم لعائن اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اس پروگرام کے بعد شیخ ایوب سکلی نے تمام مسلمانوں کے ایمان کے لئے استقامت کی دعا کی بعد ازاں شیخ عبداللہ کمال نے اعلان کیا کہ تمام حاضرین وفد ختم نبوت کے نمائندوں کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے صراط مستقیم پر قائم رہنے کا عہد کریں

نماز عصر جامع مسجد جھجنی میں ادا کی گئی بعد ازاں امام مسجد اور شیخ عمر کانتے میں مصافحہ اور معانقہ کرایا گیا

تمام قارئین ختم نبوۃ کو
عید مبارک
قبول ہو (ادارہ)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کردار کے آئینہ میں

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں

میں نے صحابہؓ میں سے کسی کو ان سے زیادہ ستعدانہ طریقہ پر مہمانی کرنیوالا اور مہمان کی خبر رکھنے والا نہیں پایا۔

کفِ لسان

حدیث شریف میں آیا ہے۔

من وقاہ اللہ شر اثنتین ولج الجنہ مابین لحییہ وما بین رجلیہ (موطائے امام مالک)

ترجمہ: جس شخص کو خدا نے دو چیزوں کی برائی سے محفوظ رکھا تو جنت میں داخل ہوا۔ یعنی زبان اور شرم گاہ۔

اس لئے صحابہ کرام غیبت، بد گوئی، نکتہ چینی، فحاشی سب وشتم اور لا یعنی باتوں سے نہایت احتراز کرتے تھے

حضرت حارث بن ہشام نہایت کم سخن تھے ایک بار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی ایسا عمل بتایئے جس کا میں التزام کرلوں" آپ نے زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا!

"اس کو قابو میں رکھو" وہ پہلے ہی سے کم سخن تھے، انہوں نے کہا کہ یہ تو نہایت آسان کام ہے"! لیکن ان کا بیان ہے کہ "جب میں نے اس پر عمل کرنا چاہا تو وہ نہایت ہی دشوار معلوم ہوا۔

ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن حارث نے حضرت عائشہؓ وحضرت ام سلمہؓ کی سند سے مروان کے سامنے ایک حدیث بیان کی۔ اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہؓ اس کے مخالف روایت کر چکے تھے۔ مروان نے اس کو قسم دلائی کہ دو قدم کے ذریعے سے ابوہریرہ کو جاکر وق کرو، لیکن انہوں نے اس کو پسند نہ کیا۔

ایک روز اتفاق سے حضرت ابو ہریرہ مل گئے انہوں نے نہایت نرمی سے کہا "میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور اگر مروان نے قسم نہ دلائی ہوتی تو نہ کہتا" اس کے بعد حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ کی روایت بیان کی

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ بن سلیم کو چند نصیحتیں کیں جن میں ایک یہ تھی کہ کسی کو برا بھلا مت کہو وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے انسان تو انسان اونٹ اور بکری کی نسبت بھی نا ملائم الفاظ استعمال نہ کئے۔

ایک بار شداد بن اوس سفر پر تھے، منزل پر آتے تو غلام سے کہا کہ چھری لاؤ اس سے کھیلیں۔ چونکہ یہ فعل عبث تھا لوگوں نے اس پر نکتہ چینی کی بولے کہ "میں جب سے اسلام لایا بجز اس کلمہ کے جو بات کہتا تھا۔ اس کو لگام اور مہار دونوں لگالیتا تھا۔ سو تم لوگ میری اس بات کو نہ یاد کرو۔

اگر صحابہ کرام کی زبان سے کوئی سخت لفظ نکل جاتا تھا تو اس پر ان کو سخت ندامت ہوتی تھی۔ ایک بار حضرت ابو بکرؓ نے حضرت ربیعہ اسلمیؓ کو ایک سخت کلمہ کہہ دیا جس پر ان کو سخت ندامت ہوئی اور حضرت ربیعہ سے کہا کہ تم بھی مجھ کو ایسا ہی کلمہ کہو تاکہ بدلہ ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔" بولے "تو پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شکایت کروں گا" انہوں نے اب بھی انکار کیا۔ معاملہ آپؐ تک پہنچا تو آپؐ نے حضرت ربیعہؓ سے کہا کہ تم نے بہت اچھا کیا لیکن ابو بکرؓ کے لئے استغفار کرو" انہوں نے ان کے لئے دعائے مغفرت مانگی تو وہ روتے ہوئے واپس آئے۔

ایک بار حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ میں سخت کلامی ہو گئی بعد کو حضرت ابو بکرؓ کو ندامت ہوئی۔ اور حضرت عمرؓ سے معافی مانگی، انہوں نے جب معافی سے انکار کیا تو گھبرائے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت تک حاضر ہوئے، آپ نے تین بار فرمایا "خدا تمہاری مغفرت کرے، اب حضرت عمرؓ کو بھی پشیمانی ہوئی دوڑے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کے گھر آئے ان سے ملاقات نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ متغیر ہے اس حالت کو دیکھ کر خود حضرت ابو بکرؓ کے دل میں خوف پیدا ہوا کہ مبادا حضرت عمرؓ کے خلاف کوئی ناگوار بات نہ پیش آجائے اس لئے دو زانوں ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بڑا ظلم کیا۔

عیب پوشی

ایک شخص گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ہم لوگ اس کو افسانۂ بزم انجمن بنا لیتے ہیں۔ لیکن صحابہ کرام لوگوں کی برائی کو چھپا لیتے تھے اور نیکیوں کو نمایاں کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کے عہد میں دنیا کے سیاہ چہرے پر عیب پوشی کی نورانی چادر پڑی ہوئی تھی، ایک دن حضرت عقبہ ابن عامرؓ سے ان کے میر منشی نے کہا کہ "میرے پڑوسی شراب پیتے ہیں۔ میں نے ان کو منع کیا، باز نہ آئے۔ اب میں پولیس کو بلاتا ہوں" انہوں نے کہا "جانے دو" اس نے دوسری بار یہی گذارش کی بولے "جانے بھی دو۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے

من رای عورۃ فسترھا کان کمن احی موءدۃ

جس نے عیب پر پردہ ڈالا وہ اس شخص کے مثل ہے جس نے زندہ درگور لڑکی کو جلا لیا۔

حضرت ابو بکرؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور زنا کا اقرار کیا، بولے اور کسی سے کہا ہے؟" کہا وہ نہیں" فرمایا خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اس پر خدا کا پردہ ڈال دو کیونکہ خدا بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے" لیکن اس کو تسکین نہ ہوئی اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

حضرت ابو بکرؓ فرماتے تھے کہ اگر میں چور کو پکڑتا تو میری سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی کہ خدا اس کے جرم پر پردہ ڈال دے۔

انتقام نہ لینا

اگر دشمن کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتے تو ہمارے لئے انتقام لینے کا اس سے بہتر کوئی موقع نہیں مل سکتا لیکن صحابہ کرامؓ کے دل میں خدا اور اس کے رسول کی محبت نے بغض اور انتقام کی جگہ کب چھوڑی تھی؟

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت زینبؓ میں باہم نوک جھونک رہتی تھی لیکن جب حضرت عائشہ پر اتہام لگایا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ سے ان کی اخلاقی حالت دریافت فرمائی تو بجائے اس کے کہ وہ انتقام لیتیں بولیں کہ میں اپنے کان اور آنکھ کی پوری حفاظت کرتی ہوں۔ مجھے ان کی بھلائی کے سوا کچھ معلوم نہیں ہے۔ حضرت عائشہ کو خود اعتراف ہے کہ

وھی التی تضامینی فعصمھا اللہ بالورع۔

ترجمہ:۔ وہ اگرچہ میری حریف مقابل تھیں لیکن خدا نے تورع کی وجہ سے ان کو بچا لیا۔

انتقام تو بڑی چیز ہے صحابہ کرامؓ اپنے دشمنوں سے بغض رکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ حضرت معاویہؓ بن خدیج نے حضرت عائشہ کے بھائی محمد بن ابی بکر کو قتل کر دیا تھا ایک بار وہ کسی فوج کے سپہ سالار تھے۔ حضرت عائشہ نے ایک شخص سے پوچھا کہ اس غزوہ میں معاویہ کا سلوک کیسا رہا؟ اس نے کہا ان میں کوئی عیب نہ تھا۔ سب لوگ ان کے مداح رہے، اگر کوئی اونٹ ضائع ہو جاتا تھا۔ تو وہ اس کی جگہ دوسرا اونٹ دے دیتے تھے۔ اگر کوئی گھوڑا مر جاتا تھا تو اس کی جگہ دوسرا گھوڑا دے دیتے تھے۔ اگر کوئی غلام بھاگ جاتا تھا تو وہ اس کی جگہ دوسرا غلام دے دیتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر کہا "استغفر اللہ" اگر میں ان سے اس بناء پر دشمنی رکھوں کہ انہوں نے میرے بھائی کو قتل کیا۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ خداوندا جو میری امت کے ساتھ نرمی کرے تو بھی اس کے ساتھ نرمی کر اور جو ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی کر

حلم

فیض تربیت نبوی نے صحابہ کرامؓ کو نہایت نرم خو، حلیم اور بردبار بنا دیا تھا۔ ایک بار ایک شخص نے حضرت ابوذرؓ کو برا بھلا کہا۔ وہ خاموش رہے۔ اس نے دوسری بار پھر ناشائستہ کلمات کہے۔ وہ چپ رہے۔ تیسری بار پھر ان کا اعادہ کیا، تب اس کا جواب دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا۔

حضرت سلمان فارسی مدائن کے گورنر تھے۔ لیکن حلم و بردباری کا یہ حال تھا۔ کہ ایک بار راستے میں جا رہے تھے۔ ایک شخص بھس کا بوجھ لئے جا رہا تھا۔ ان سے ان کا بدن چھل گیا۔ اس کے پاس پھر کے آئے اور اس کا شانہ ہلا کر کہا کہ جب تک نوجوانوں کی حکومت کا زمانہ نہ دیکھ لو تمہیں موت نہ آئے" وہ عبا اور جانگھیا پہن کر نکلتے، تو لوگ ان کو دیکھ کر کہتے "کرک آمد" "کرک آمد" وہ پوچھتے کہ یہ کیا کہتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ "آپ کو ایک کھلونے سے تشبیہ دیتے ہیں" لیکن وہ یہ سن کر صرف اس قدر کہتے کہ ان کا کوئی جرم نہیں نیکی آج کے دن کے بعد ہے" اسی قسم کی وضع کی وجہ سے راستے میں بچے ان کو گھیر لیتے تو بعض لوگ کہتے کہ "امیر کے پاس سے ہٹ نہیں جاتے"، فرماتے "ان کو جانے دو برائی بھلائی آج کے بعد ہے۔"

ایک بار وہ کسی فوج کے سپہ سالار تھے۔ چند نوجوان سپاہیوں کے پاس سے گذرے تو وہ سب ان کو دیکھ کر ہنس پڑے اور تمسخر آمیز لہجے میں کہنے لگے "یہی تمہارے سپہ سالار ہیں" ایک شخص نے کہا دیکھتے تو یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ بولے جانے بھی دو۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی اہل عرب کے محاسن اخلاق کا نہایت نمایاں جزو تھی اور اسلام نے اس کو اور بھی نمایاں کر دیا تھا۔ اس لئے صحابہ کرام کی زندگی میں مہمان نوازی کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار وفد بنو منتفق حاضر ہوا، سوء اتفاق آپؐ گھر میں موجود نہ تھے لیکن حضرت عائشہؓ نے فوراً خزیرہ (عرب کا ایک کھانا) تیار کرنے کا حکم دیا اور مہمانوں کے سامنے ایک طبق میں کھجوریں رکھوا دیں۔ آپؐ تشریف لائے تو حسب معمول سب سے دریافت فرمایا کہ کچھ ضیافت کا سامان ہوا یا نہیں؟ ان لوگوں نے کہا "یہ تو ہو چکا ہے۔

ایک بار ایک شخص حضرت ابوذرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے باصرار کھانا منگوایا اور کہا کھاؤ میں روزے سے ہوں۔

ایک بار حضرت ابوالدرداؓ کی خدمت میں ایک شخص آیا انہوں نے کہا کہ اگر آپ قیام کریں تو ہم آپ کے ناقہ کو چرنے کے لئے چھوڑ دیں اگر جانا چاہیں تو اس کو چارہ کھلا دیں" وہ بولا کہ میں جا رہا ہوں فرمایا تو میں آپ کو ایک زاد راہ دے دیتا ہوں۔ اگر اس سے بہتر کوئی زاد راہ ہوتا تو میں اس کو تمہارے ساتھ کر دیتا یہ کہہ کر ایک حدیث بیان کی۔

آپؐ کی خدمت میں وفد عبدالقیس حاضر ہوا تو آپؐ نے انصار کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "اپنے بھائیوں کی خاطر مدارت کرو کیونکہ شکل و صورت میں وضع میں اور اسلام میں وہ تم سے بہت مشابہ ہیں اور بلا جبر و اکراہ اسلام لاتے ہیں" انصار نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا صبح کے وقت وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا تمہارے بھائیوں نے تمہاری خاطر مدارت کیسی کی؟ بولے بڑے اچھے لوگ ہیں۔ ہمارے لئے نرم بچھونے بچھائے عمدہ کھانے کھلائے اور رات بھر کتاب و سنت کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ نہایت خوش ہوئے اور ہر ایک نے جو کچھ پڑھا تھا۔ اس کو سنایا۔ ایک شخص مدینہ میں حضرت ابوہریرہ کے مہمان ہوئے۔ اور انہوں نے جس طریقے سے ان کی مہمانداری کی وہ ان کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

فلم ار رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد تشمیرا ولا اقوام علی ضیف منہ

ترجمہ:۔ میں نے صحابہ میں سے کسی کو ان سے زیادہ مستعدانہ طریقہ پر مہمانی کرنے والا اور مہمان کی خبر رکھنے والا نہیں پایا۔

حضرت ام شریکؓ نہایت دولتمند اور نہایت فیاض صحابیہ تھیں۔ انہوں نے اپنے مکان کو مہمان خانہ بنا دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باہر سے جو مہمان آتے تھے۔ وہ اکثر ان ہی کے مکان پر ٹھہرتے تھے

تحفظ عزت

حضرت محمد بن مسلمہؓ جب کعب بن اشرف کے قتل کو گئے اور اس سے قرض لینے کا بہانہ کیا تو اس نے اپنی دنارت طبعی سے ان کی آل و اولاد کو گرو کرانا چاہا لیکن وہ بولے، "سبحان اللہ! لوگ ہماری اولاد کو طعنہ دیں گے۔ کہ دو وسق غلہ پر گرو تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جس روز شہید ہوئے۔

اس روز اپنی والدہ حضرت اسماءؓ کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے ان کو دیکھا تو بولیں، "بیٹا قتل کے خوف سے ہرگز کوئی ایسی شرط نہ قبول کرنا جس میں تم کو ذلت برداشت کرنی پڑے، خدا کی قسم عزت کے ساتھ تلوار کھا کر مرجانا اس سے بہتر ہے کہ ذلت کے ساتھ کوڑے کی مار برداشت کی جائے۔

شاعروں کی حوصلہ افزائی اگرچہ صحابہ کرام کے تقدس کے خلاف تھی تاہم تحفظ عزت کے لئے وہ اس فرقہ کو بھی محروم نہیں کرتے تھے۔ ایک بار حضرت عمران بن حصینؓ کی خدمت میں ایک شاعر آیا جس کو انہوں نے حوصلہ دیا لوگوں نے کہا "آپ شاعر کو انعام دیتے ہیں" بولے" اپنی عزت کو قائم رکھتا ہوں

صبر و ثبات

مردوں پر نوحہ بکا کرنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑ ڈالنا مدتوں مرثیہ خوانی کرنا، عرب کا قومی شعار تھا۔ لیکن فیض تربیت نبویؐ نے صحابہ کرام کو صبر و ثبات کا اس قدر خوگر بنا دیا تھا کہ حضرت ابوطلحہ انصاری کا لڑکا بیمار تھا اور وہ صبح کے وقت اس کو بیمار چھوڑ کر باہر چلے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں لڑکا جاں بحق تسلیم ہو گیا۔ ان کی بیوی نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ ابوطلحہؓ سے نہ کہنا، وہ شام کو پلٹے تو بی بی سے پوچھا بچہ کیسا ہے؟ بولیں پہلے سے زیادہ سکون کی حالت میں ہے، یہ کہہ کر سامنے کھانا لائیں اور انہوں نے کھانا کھایا، اس کے بعد معمول سے زیادہ بن ٹھن کے سامنے آئیں اور ان کے ساتھ ہمبستر ہوئیں صبح ہوئی تو استعارۃً کہا کہ "اگر ایک قوم کسی کو کوئی چیز عاریۃً دے اور پھر اس کا مطالبہ کرے تو کیا اس کو اس کے روکنے کا حق حاصل ہے؟" بولے نہیں، بولیں "تو پھر اپنے بیٹے کو صبر کرو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد سے واپس ہوئے تو تمام صحابیات لپنے اپنے اعزہ واقارب کا حال پوچھنے آئیں انہی میں حضرت حمنہ بنت جحش بھی تھیں، وہ آئیں تو آپؐ نے فرمایا کہ حمنہؓ! اپنے بھائی عبداللہ بن جحش کو صبر کرو" انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ پھر فرمایا کہ اپنے ماموں حمزہ بن عبدالمطلب کو بھی صبر کرو" انہوں نے اس پر بھی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور دعائے مغفرت کر کے خاموش ہو رہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے صاحبزادے واقد نے انتقال کیا تو انہوں نے تجہیز و تکفین کے بعد بدوؤں کو بلایا اور ان میں دوڑ کرائی۔ اس پر حضرت نافع نے کہا کہ "ابھی آپؓ واقد کو دفن کرکے آتے ہیں۔ اور ابھی بدوؤں میں دوڑ کروا رہے ہیں۔" فرمایا" اے نافع! جب مشیت ایزدی اپنا کام کر چکی تو اس کے نتائج کو کسی نہ کسی طرح بھلا ہی دینا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب حجاج سے معرکہ آرا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماءؓ بیمار تھیں۔ وہ ان کے پاس آئے اور مزاج پرسی کے بعد بولے کہ "مرنے میں آرام ہے"، بولیں "شاید تم کو میرے مرنے کی آرزو ہے۔ لیکن جب تک دو باتوں میں سے ایک نہ ہو جائے۔ میں مرنا پسند نہ کروں گی، یا تم شہید ہو جاؤ اور میں تم کو صبر کر لوں یا فتح و ظفر حاصل کرو کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں" چنانچہ جب وہ شہید ہو گئے تو حجاج نے ان کو سولی پر لٹکا دیا۔ حضرت اسماءؓ باوجود پیرانہ سالی کے عبرت کا یہ منظر دیکھنے آئیں اور بجائے اس کے کہ روتی پیٹتیں، حجاج کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ "کیا اس سوار کے لئے ابھی تک وقت نہیں آیا کہ اپنے گھوڑے سے نیچے اتر آئے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ایک سفر میں تھے۔ اسی حالت میں اپنے بھائی حضرت قثم بن عباسؓ کے انتقال کی

باقی صفحہ ۲۶ پر

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار کی چند اہم تصانیف و تراجم

قلب	(اردو ترجمہ) ۱۶/-	دل کی حیثیت، اصلاح، سکون قلب دل کی بیماریاں اور ان کا علاج	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۹۳
اطاعتِ والدین	(اردو ترجمہ) ۱۷/-	والدین اولاد اور رشتہ داروں کے حقوق	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۱۰۶
جنت کی نعمتیں اور ان تک پہنچنے کا راستہ	(اردو ترجمہ) ۱۲/-	جنت کے متلاشی حضرات کیلئے کتاب سنت کی روشنی میں مختصر تحریر	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۵۹
اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے نام	(اردو) ۱۶/-	اسماء حسنیٰ، ان کے معنی، خصوصیات اور ان پر مشتمل آیتیں	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۹۹
مسلمان بچے اور فرنگی تعلیم گاہیں	(اردو ترجمہ) ۱۴/-	مسلمان بچوں کو غیر مسلم درسگاہوں میں تعلیم دینے کے دنیوی و اخروی نقصانات	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۵۸
جنت	(اردو) ۱۶/-	جنت سے متعلق چند آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ پر ایک نظر	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۸۳
دوزخ	(اردو) ۱۵/-	دوزخ سے متعلق چند آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ پر ایک نظر	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۶۵
چالیس حدیثیں	(اردو ترجمہ) ۱۰/-	حاجت روائی اور خیر خواہی سے متعلق چالیس حدیثیں	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۳۹
بصائر و عبر (دو جلدیں)	اردو	حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ کے اداریوں ماہنامہ بینات کے گرانقدر مطبوعہ اداریوں کی ترتیب و تبویب	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۱۳۰۰
مجموعہ سیرت الرسولؐ	(اردو ترجمہ)	بچوں کے لئے سیرت پر ۲۹ حصوں میں آسان کتاب	سائز ۲۰×۳۰/۱۹ صفحات ۸۲۸
مسلمان نوجوان	(اردو ترجمہ) ۳۲/-	جوانوں کا مقصد تخلیق، فرائض، ذمہ داریاں اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کا راستہ	سائز ۲۳×۳۶/۱۹ صفحات ۱۹۹
ہمارا معاشرہ	(اردو ترجمہ)	ہم کیا ہیں اور ہمیں کیا ہونا چاہیے	سائز ۲۰×۳۰/۸ صفحات ۱۱۸

ناشر: دارالتصنیف جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۵

دجال قادیان مرزا قادیانی کا

نام نہاد عشقِ رسول

از مولانا منظور احمد الحسینی، لندن

اختیار کرنا ہو یا نبوت کا دعویٰ ہو سب کچھ بار بار فرمائے کہ میں بروز ہوں، اور پھر بڑے زور سے یہ بات ثابت کرنے کی سرتوڑ کوشش کی جائے۔ اور پھر یہ کہا جائے کہ ہم نعوذ باللہ آپ ہی کے روپ میں آ گئے ہیں بلکہ یہ ظاہر کیا جائے کہ بروز ہمارا روپ دھار کر ظاہر ہوئے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ، تلبیس، مکر، بغض و عداوت، دروغ گوئی اور ملمع سازی کو دشمن اور اسلام کی دشمنی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ ہر عقل کا مارا انسان بھی شک و شبہ کرے گا کہ آیا اولیات کا بانی بننے کا دعویٰ کرے گا۔ سخت تعجب ہے کہ مرزا جی کی جملہ واضح عبارتوں کے باوجود مرزا صاحب کو عشق رسول کا اور خادمِ دین، اکثر مسلمانوں کی بابت ایمان کو ہرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مرزائیوں کی عبارت کو ان کے امام بشیر احمد رفیق لندن سے لکھتے ہیں۔

آپ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ زار تھے۔ آپ کا وجود اور آپ کی ہر تحریر عشقِ محمدی کا ایک مرقع ہے۔ آپ کی ہر بات اور آپ کی ہر تحریر شہادت دیتی ہے کہ آپ کو اپنے آقا سے کتنا عشق تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم

گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ایسے شخص کے بارے میں یہ کہنا کہ نعوذ باللہ آپ اپنی عبارتوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں کتنی بڑی ناانصافی ہے۔

ـــــ الجواب ـــــ

بشیر احمد نے مرزا غلام احمد قادیانی کی چند عبارتیں اور دو چار اشعار نقل کرنے کے بعد یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرزا جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مداح کوئی نہیں

گذرا۔ لیکن بشیر احمد مرزا اور ان کے امتیوں کی یہ تمام عبارتیں شیر مادر کی طرح ہضم کر گیا جس میں نہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین موجود ہے بلکہ عداوت اور بغض، ہمسری اور افضلیت کا دعویٰ بھی نہایت ڈھٹائی و دناءت سے درج تھا اور یہ مسلمانانِ عالم کے پیار رسول بے چارے مسلمانوں کے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔ ذیل میں مرزا غلام قادیانی اور ان کے امتیوں کی اشتعال انگیز اور دل آزار تحریروں کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔ مرزا غلام قادیانی لکھتے ہیں۔

۱۔ "اس (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔"

> ہم لوگ گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر پادریوں اور آریوں سے دلنما پنچ کھا رہے ہیں یہ سب بربادیاں ہم اپنی محسن حکومت انگریز گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں اور کریں گے۔
>
> آریہ دھرم صفحہ ۵۹

(اعجاز احمدی صفحہ ۷۱)

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۰) اور میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔

(الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

۴۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے خداوند تعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم اللہ ببدر۔

"قادیانی مذہب صفحہ ۲۷۱ بحوالہ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۴"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی پچھلی کتابوں میں احمد بھی مذکور ہے اور آپ کا اسم گرامی قرآن کریم میں محمد بھی آیا ہے۔ مرزا غلام قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ نام میرے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

۵۔ خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱)

۶۔ "منم مسیح زمان و منم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد" میں مسیح ہوں اور موسیٰ کلیم خدا ہوں۔ محمد و احمد مجتبیٰ ہوں۔ (تریاق القلوب صفحہ ۳)

جب مسلمانوں نے مرزا غلام قادیانی کو محمد ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ کسی صورت میں کوئی شخص محمد نہیں بن سکتا ہے لہٰذا یہ بات قابلِ قبول نہیں، تو مرزا کو طیش آ گیا اور سارا غصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر نکالا ہے اور اس سلسلے میں اس کا پہلا قدم یہ ہے۔

"محمد اسم جلالی ہے اور احمد اسم جمالی ہے"

(اعجاز المسیح ۱۲۲)

اسم محمد کے خلاف اس قدر زہر افشانی سے جو بات مترشح ہوتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی کو چونکہ معلوم تھا کہ اسم محمد کے مقابلہ میں چونکہ اسم محمد زیادہ معروف اور مسلمانوں کے دل و دماغ میں بسا ہوا ہے، لہٰذا سب سے پہلے اسم محمد کی اہمیت اور جاذبیت کو ختم کر دیا جائے چنانچہ اس کی عبارت میں اسم محمد کو اسم جلالی اور اسم احمد کو اسم جمالی سے موسوم کیا تاکہ لوگوں پر یہ اثر (IMPRESSION) ڈالا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی تبلیغ جلالی انداز میں کی تھی اور جلالی حکمران تھے۔ معاذ اللہ، استغفر اللہ، سبحانک ھذا بہتان عظیم۔

مرزا غلام قادیانی نے سوچا کہ جب مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلالی مظہر تھے تو خود بخود یہ عام کر دیا جائے گا کہ جلالی رنگ ... کی ضرورت باقی نہیں جلالی مزاج میں دو ... مذمت اور ... ہے چنانچہ مرزا غلام قادیانی کا ... ملاحظہ کیجئے!

"اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت نہیں کیونکہ مناسب رنگ تک وہ جلال ظاہر ہو چکا سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔" (اربعین ۴ صفحہ ۱۷)

پہلے اسم محمد کو جلالی رنگ میں پیش کیا تھا پھر کہا کہ اب سورج کی کرنوں کی ضرورت نہیں اور اب کیے الفاظ میں اسے منسوخ کر دیا مرزا کا تیسرا قدم ملاحظہ کیجئے!

"خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا۔ یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے مطابق اپنے موعود (مرزا) کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار احمد رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔"

(اربعین ۴ صفحہ ۱۵)

ان حوالہ جات اور تصریحات کے بعد بھی اگر قادیانی مرزا غلام قادیانی کو عاشق رسول اور خادم دین ثابت کریں تو یہ انہی کو زیب دیتا ہے مسلمان ہرگز ہرگز ایسی عبارتوں کو برداشت نہیں کر سکتے بلکہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ جو ایسی عبارتیں لکھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور اسلام کا باغی ہے اسے عاشق اور خادم دین تو کیا ایک ادنیٰ مسلمان بھی تصور کرنا دین پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

۱۰۔ مرزا غلام قادیانی کے سامنے ان کے ایک مرید قاضی اکمل نے ایک قصیدہ پیش کیا جس کے دو شعر یہ بھی ہیں ؂

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

ان دونوں شعروں کو مرزا کی موجودگی میں پڑھا گیا۔ مرزا صاحب نے نہ اس پر نکیر کی نہ قابل اعتراض بات سمجھی بلکہ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے کہا کہ جزاکم اللہ اور پھر کہ اس خوش خط قطعہ کو اپنے ساتھ اندر لے گئے۔

(الفضل ربوہ ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء)

اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت و عزت کے مقابلے میں اپنی عزت و عظمت کے خواہاں تھے اور یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر نقب لگانے کے درپے رہے تھے کہ کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لوگوں کے دلوں سے ختم ہو جائے۔

(نوٹ) مرزا اور ان کے پیروکاروں نے

زو معنی الفاظ سے امت مسلمہ اور دین اسلام سے کیا کیا کھیل کھیلے ہیں ان کی تفصیل لمبی اور وقت طلب ہے جائیگی

مرزا غلام قادیانی کے دوسرے مرید ڈاکٹر شاہنواز خان قادیانی کے الفاظ ملاحظہ کیجئے۔

۱۱۔ "حضرت مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ .... اور جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت پر حاصل ہے۔"

(تنظیم اہلسنت کا مرزا غلام احمد نمبر، بحوالہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز)

دیکھئے کس جرأت اور دیدہ دلیری سے کٹ پٹ رکھ کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرزا صاحب سے (نقل کفر کفر نباشد) ناقص العقل اور کم فہم کہا گیا ہے۔

الفضل ربوہ ۲۸ مئی ۲۸ء میں کہا گیا ہے

محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ مرزا بن کے آیا

(حوالہ بالا)

یعنی اگر مرزا غلام احمد نہ آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی پرسان حال نہ ہوتا۔

کبھی کبھی تو مرزائی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کے عشق رسول ﷺ کا تو یہ حال تھا کہ آپ پر کوئی الزام لگاتا تو اس کو جواب تک نہ دیتے نہ کبھی لعنت ملامت کرتے البتہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی دیکھتے تو آپ کی رگ بزعم خود حمیت و غیرت جوش میں آ جاتی اور اس کا بھرپور جواب دیتے لاہوری قادیانیوں کے سربراہ محمد علی قادیانی ۱۰ اپریل ۴۹ء کے خطبہ میں کہتے ہیں:۔

ہم نے آنکھوں کے سامنے یہ نظارہ دیکھا کہ ایک شخص ہمارے سامنے اٹھا اور خدا کے لئے اسی عشق و محبت کا جذبہ ہم نے اس کے اندر دیکھا جس کی طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ راہنمائی کرتی ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس جذبہ کی ایک جھلک ان آنکھوں سے ہم نے مرزا صاحب میں دیکھی جس کا اصل سرچشمہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طرح دیکھا؟ گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آپ کو آتے ہیں اور آپ ہنس کر فرماتے ہیں کہ انہیں ایک بورے میں ہم نے ڈالنا شروع کیا تھا مگر وہ بہت جلد بھر گئی اس لئے اس کو بھی چھوڑ دیا لیکن وہی شخص جو اپنے لیے گالیوں تک کی پرواہ نہیں کرتا وہ شخص جو اپنے متعلق گالیوں کو اس فراخدلی سے سن لیتا ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق کوئی ایسا خط آ جائے یا کوئی مضمون شائع ہو جس میں آپ پر حملہ ہو تو اس کی غیرت جوش میں آ جاتی ہے اور چین نہیں لیتے جب تک اس کا جواب نہ دے لیں۔

(پیغام صلح ۲۰ اپریل ۴۹ء)

ملاحظہ فرمایئے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے مرزا کے عشق رسول کا راگ کس کس طرح الاپا جا رہا ہے اور ثبوت یہ ہے کہ مرزا کو اگر کوئی گالی دیتا تو برداشت کر لیتے افسوس صد افسوس شیطان لعین بھی اس جھوٹ پر شرما ہی گیا ہوگا۔ یاد رکھئے مرزا کی ایک کتاب بھی ایسی نہیں جس میں

باقی صفحہ ۲۰ پر

سیرالیون میں مسلمان ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد میں کامیاب ہو گئے

اجلاس کا مطالبہ ہے کہ قادیانی گمراہ اور اسلام سے لاتعلق ہیں۔ ان سے غیر مسلموں کا سا سلوک کیا جائے

سیرالیون سے ایک خبر کے مطابق وہاں کے مسلمانوں نے دو افریقی شخصیات کے تعاون سے بیا بو شہر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی۔ جو ایک تاریخی کانفرنس تھی آبادی کے لحاظ سے اس علاقے میں بہ نسبت دوسرے علاقوں کے قادیانیوں کا قدرے اثر ہے جس کی وجہ سے وہاں قادیانیت کے خلاف پروگرام کرنے میں مشکلات حائل تھیں۔ اس قسم کی کانفرنس کے انعقاد سے قادیانیوں کی کمر ٹوٹ گئی یہ گروہ وہاں دوسری تنظیموں کی بات سننے تک کا موقع نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور مسلمانوں کے محدود سے اشخاص نے پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور نتیجتاً کئی قادیانیوں نے اپنے عقیدے سے براءۃ کا اعلان کیا۔ وہاں پر علماء نے قادیانی عقائد باطلہ سے لوگوں کو خبردار کیا جس کے بہترین اثرات علاقے میں پڑے۔

اجلاس میں چند قرار دادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ سیرالیون کے مسلمانوں کا اجلاس مسلمانوں کو تلقین کرتا ہے کہ قادیانیوں کے اجلاسوں اور پروگراموں میں شرکت سے اجتناب کریں۔ یہ مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کی سازش میں لگے ہوئے ہیں۔ اسلام مخالف کے متفقہ عقائد میں سادہ لوح مسلمانوں کو تذبذب میں ڈال رہے ہیں۔ بدعت اور شرک کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

۲۔ سیرالیون کے مسلمانوں کا یہ متفقہ اجلاس مسلمانوں کو اسلام کے مبارک اصولوں پر عمل کرنے اور اپنی تمام تر توانائیوں کو اسلام کے تحفظ کے لیے صرف کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

۳۔ سیرالیون کے مسلمانوں کا یہ اجلاس اپنی اپنی اولاد کو دینی علوم کی طرف راغب کرنے قرآنی علوم اور دینی مدارس کو ترویج دینے کی سفارش کرتا ہے ہر مسلمان بستی جہاں دینی مرکز نہیں ہے وہاں مساجد اور دینی درسگاہ کی صورت میں مرکز کے اجراء کا اہتمام کریں۔

۴۔ سیرالیون کے مسلمانوں کا یہ اجلاس قادیانیوں کے تبلیغی سلسلے اور ان کے اجتماعات پر پابندی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۵۔ یہ اجلاس تمام دینی تنظیموں سے گزارش کرتا ہے کہ وہ اپنی پوری کوششوں کو قادیانیوں کی حقیقت اور ان کے غلط عقائد کو سمجھانے میں صرف کریں۔ مسلمانوں کو ان کے ساتھ ایسے تعاون و معاملات کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ جن سے قادیانیت کے اثر و نفوذ میں مدد ملے۔

۶۔ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں ان کا اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں وہ دین اسلام کے منافی اور من گھڑت عقائد کے کر اجماع امت کی روشنی میں کافر و مرتد ہیں۔

۷۔ یہ اجلاس عالمی اسلامی تنظیموں سے گزارش کرتا ہے کہ قادیانیوں کے اس شریر فتنے کے خاتمے اور دین اسلام کے بنیادی عقیدے کے تحفظ کے لئے سیرالیون کے مسلمانوں سے تعاون کریں ان کا تعاون دینی علوم کی ترویج غلط قسم کے پروپیگنڈے کی روک تھام ہوگی۔

۸۔ یہ اجلاس افریقہ کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اجلاس میں زندہ کردار ادا کیا اور اجلاس کو چار چاند لگا دیئے ایسا ہم اس ملک کے حاکم توکینیا السید عمر ساما کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔

ختم نبوت یوتھ فورس ساہیوال کے زیر اہتمام احتجاجی جلسہ اور مظاہرہ

ساہیوال (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان ضلع ساہیوال کے رہنما عبدالرزاق اور قاری محمد سعید ابن شہید نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ قاری بشیر احمد شہید اور اظہر رفیق شہید سمیت سکھر کے دو شہداء ختم نبوت کے قاتل قادیانیوں کی سزائے موت ختم کرنے اور موجودہ حکومت کی بے حسی اور شرمناک قادیانیت نوازی پالیسی کے خلاف اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کے خلاف ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام ۲۰ ارمئی کو احتجاجی مظاہرہ اور احتجاجی جلسہ عام ہوگا پروگرام کے مطابق بعد نماز عصر جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی جی ٹی روڈ ساہیوال سے مشن چوک تک احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ اور جبکہ بعد نماز عشاء جامعہ رشیدیہ میں احتجاجی جلسہ عام منعقد ہوگا جس سے مختلف مکاتب فکر کے رہنما خطاب کریں گے

قادیانی کا منظم منصوبہ ہے کہ پاکستان کو بھارت میں ضم کیا جائے اور کشمیر کو اپنا قادیانی ریاست قرار دیں۔

اخبار رابطہ عالم اسلامی کی ایک خبر کے مطابق پاک بھارت میں بعض عناصر ایسے موجود ہیں جو حسد و بغض میں ہندوؤں سے کم نہیں وہ چاہتے ہیں کہ ملک پاکستان کو بھارت میں ضم کر کے اکھنڈ بھارت بنا دیا جائے۔ یہ خفیہ دشمن قادیانی گروہ ہے جو پاکستان کے اس وجہ سے بھی سخت دشمن ہیں کہ حکومت پاکستان نے قادیانی جماعت کو سرکاری طور پر کافر قرار دیا اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ ان کی تمام سرگرمیوں کو ان کے مرکز ربوہ تک محدود کر دیا۔

اب قادیانیوں کا مطمع نظر کشمیر ہے ان کا دعویٰ ہے کہ کشمیر میں ان کی مذہبی روایات ہیں۔ قادیانی کشمیر کو قادیانی ریاست بنانے میں مصروف عمل ہیں۔ قادیانیوں کے ان منصوبوں سے ہمیں قائد علماء اسلام پاکستان جو پارلیمانی لیڈر بھی ہیں تفصیل سے آگاہ کیا قادیانی ہندو اور صیہونی فوجوں سے باقاعدہ مسلح تربیت حاصل کر رہے ہیں کشمیر میں ہنگاموں کا ذمہ دار بھی یہی گروہ ہے کشمیر کی حالت بعینہٖ فلسطین کی طرح ہے وہاں پر عرب اور اسلامی دنیا کے خلاف اشتراکی قوتیں برسر پیکار ہیں۔ اور ان کو مسائل میں الجھا رکھا ہے اسلامی دنیا اس خطرہ کشمیر سے چوکس رہے اور ان کا بروقت انسداد کریں کشمیر کے مسلمانوں کو بھی اس سازش سے اپنے آپ کو باخبر رہنا چاہیئے۔

بقیہ: عیدالفطر اور ہماری قوم

اور ہر طرح کی لذتیں چکھ لیں۔ حکمرانی کے تخت پر بھی رہے اور مکوں کی خاک پر بھی لوٹے۔ علم کی سرپرستی بھی کی۔ اور جہل کی رفاقت میں بھی رہے۔ جب عیش و عشرت کی بزم آرائیوں میں تھے تو اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اور اب حسرت و اندوہ کے ماتم کدے میں ہیں۔ تو اس میں بھی ایک شان یکتائی رکھتے ہیں۔ زمانے نے ہمارے مٹانے کا فیصلہ کر لیا۔ تو اب دیر نہ کرے۔ اور ہمارا افسانہ عبرت ہمیشہ مسافران عالم کو یاد آ آ کر خون کے آنسو رلائے گا۔ گویا ہم صفحہ ہستی پر تھے۔ ایک حرف غلط لیکن اٹھے بھی تو ایک نقش بن کے اُٹھے۔

subsides, road/hospital constructions and free distribution of conveyances. They defrauded people by preaching Islam. The inhabitants thought that Ahmadiyat was not something different from Islam and for this reason had accepted Qadianiat. Now that the truth had been revealed, he said, all of us whole-heartedly announce that Qadianis are infidels. We lay our faith fully, completely and un-reservedly into the finality of our Prophet Muhammad peace be upon him.

QADIANI MISCHIEF NIPPED IN THE BUD

To bring this visit of ours to a happy conclusion, we arranged mutual hand shakes and embracings between the Imam sahib of Central Mosque and Sheikh Umar. As we departed, a large number of people gave us a happy send-off.

In this way the mischief came to an end by the grace of Allah and Sheikh Umar Kante, as headman, became a Mussalman again along with the inhabitants of seventy five villages. The whole territory, earlier misled, emerged clean from this curse.

LAST NAIL IN QADIANI COFFIN IN MALI: POLICE ON TRAIL OF FOUR QADIANI PREACHERS ABSCONDED

Some important personages of Jamiat Mali ul Ittehad informed us that the government of Mali was worried ever since Sheikh Umar Kante had adopted Qadianiat. The govt. had taken certain measures and orders had gone out against them. Our visit, which was most timely, nipped in the bud. The government, its attention specifically drawn by our visit is now on the move all the more. As we were leaving the country report had reached the govt. that there are four Qadianis, hiding somewhere who are preaching this fake creed. The govt. has passed orders to arrest them and allegedly they have gone underground.

True the Hon'ble Minister of Interior Janab Eesa Anguiba is fulfilling his obligation to Allah.

K.M. SALIM

Rawalpindi

March 08, 1990

Shaban 10, 1410 AH

بقیہ: دینی مسائل

سے پہلے ہی مرگیا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں

مسئلہ:۔ بہتر یہ ہے کہ نماز کے لئے عید گاہ جانے سے پہلے ہی صدقہ دے دے۔ اگر پہلے نہ دیا گیا تو خیر، بعد میں سہی۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے صدقہ فطر عید سے قبل رمضان ہی میں دے دیا تو بھی ادا ہو گیا۔ اور سب سے بہتر یہی ہے کہ غرباء کی عید ہو سکے۔

مسئلہ: صدقہ فطر اپنی طرف سے بھی دینا واجب ہے۔ اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے

مسئلہ:۔ صدقہ فطر میں گندم، جو یا ستو یا آٹا دو سیر فی کس یا اس کی موجودہ قیمت ادا کرنی چاہیے۔

مصارف:۔ صدقہ فطر بھی انہی لوگوں کو دینا جائز ہے جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے صدقہ واجبہ یا نافلہ کے اولین مستحق اور بہترین مصارف مدارس عربیہ کے مہمانان رسول ہیں۔ جن میں صدقات ادا کرنے والوں کو دوگنا اجر ہو گا۔ ایک تو صدقات کی ادائیگی کا اور دوسرے اشاعت اسلام و تبلیغ دین میں معاونت کا۔

تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لو۔ اور جس طرح نماز پڑھتے ہو پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورۃ کے بعد جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہہ کر پہلی دوسری

اور تیسری دفعہ میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی تکبیر کہہ کر بلا ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب دستور تمام کرو خطبہ سن کر واپس جاؤ۔

ترکیب نماز عید

اوّل زبان یا دل سے نیت کرو کہ دو رکعت نماز عید واجب مع چھ زائد تکبیر پیچھے اس امام کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھو پھر دوسری اور تیسری

وما علینا الا البلاغ

جبار کارپٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت

We bow our heads to Allah in gratitude. Indeed, we were immensely helped. We couild not have got back more victorious. How the hearts of these people turned, we cannot describe. Ya Allah, Your Ways are unique. You sent so much of kindness towards us -- humble weak and poor two slaves in the midst of thousands! By Allah, the whole episode is miraculous and words fail us to relate. Invocations of the respected Ulemas, Muslims and Hazrat Ameer Markazia helped us to achieve an almost impossible work. Allah accepted our prayer in His Extreme Graciousness. We announce most happily to Pakistanis that those persons about whom Mirza Tahir had bragged had adopted Qadianiat and whose conversion was tipped off as 'gift of the year', rejoined Islam, led by Sheikh Umar Kante. Allah O Akbar. Soon after doing that, the whole concourse in Mali spelled out heaps of imprecations and curses in one voice over Qadianiat and openly renounced it, with extreme aversion. Their fore-swearing en-masse was a spectacle worth watching. Now all these men alongwith Sheikh Umar Kante have returned into Islamic fold and in this way, this incident became a 'waterloo' for Qadianis who have again faced great disgrace..

MEETING WITH EESA ANGUIBA, HON'BLE MINISTER OF INTERIOR

When we arrived in the city of Bamaco, the capital of Mali we were greeted by representatives of Jami'at Mali ul Itehad wa Takkadum ul Islam (L'Association Malienne pour L'Unite et le Progre's de L'Islam). This is the largest organisation of Muslims there. After preliminary talks, we were taken to Janab Eesa Anguiba, the Hon'ble Minister of Interior of the Republic of Mali. We told the respected Minister the purpose of our visit and expressed concern at the nefarious activities of Qadianis in his country.

HAZRAT 'AQBA BIN AAMER, ALLAH PLEASED WITH HIM WAS FIRST SAHABI' TO PREACH ISLAM IN MALI

Reply of the hon'ble Minister was: We are Muslims. This country is of Muslims. Our faith is in Allah's Tauheed and in Khatme Nubuwwat of Muhammad peace on him This country has been a cradle of Islam for past several centuries. It was the famous companion of Our Prophet Muhammad peace on him by name Hazrat 'Aqba bin 'Aamer, may Allah be pleased with him, who came here in the first century and established Islam. He it Qadiani satans or such other scare-crows, they can not plant their feet here and befool the people around. True, we are poor but not at the cost of our religion. We will not adopt false faith, wrong creed or fallacious fundamentals. I reiterate, fictitiousness will be set at naught in our country. Rest assured.

THE HON'BLE MINISTER AN EXTREMELY GOOD MUSLIM

Firm words, straight talk, determined demeanour of the Minister really assured us. He warmly thanked us of our visit in the cause of Islam. He was very much impressed by our moves. Then we presented to him a copy of Quran Kareem, published in Karachi, a memorandum from Aalami Majlise Tahaffuze-Khatme Nubuwwat and also gave him a copy of Pakistan's Constitution, a copy of Qadiani Ordinance 1984, a copy of Resolution of Rabita Aalame Islami on Qadianiat and a copy of a blank form of Pakistani Passport (wherein a Pakistani traveller must declare his Muslim identity apropos Qadianiat). He was pleased to have them all.

SHEIKH UMAR KANTE WITH THOUSANDS OF INHABITANTS CURSE QADIANIAT

On his permission, we went to the town of Jeejni by jeep from Bamaco where Sheikh Umar Kante resides. No sooner we arrived we met Sheikh Umar Kante and talked to him at length. We told him of the chagrin of entire Islamic Ummah that had motivated our visit to his country. When we laid bare the Qadiani imposture to him the Sheikh was disturbed at heart. He was apologetic and frankly said that 'Qadianis came to him, saying Deen Muhammadi' and 'Deen Ahmadi' were one and the same with no difference between them. He said he misunderstood and at once rose to make amendments for his mistake. He called a meeting of all local people which was very heavily attended, at an appointed time and place. He spoke to the gathering in a voice charged with zeal and emotion and clasped our hands over heads. Words of Renunication were uttered before Allah and the audience in thousands joined in chorus. He re-affirmed unshakable faith in Khatme Nubuwwat of Muhammad peace be upon him and shouted out at Mirza Tahir and loudly announced the 'kufr' of Qadianis and their henchmen.

SHEIKH UMAR WAS TOLD THAT DEEN AHMADI IS SAME AS DEEN MUHAMMADI

This spectacular ceremony over, the Sheikh confided to us that the Qadianis had approached him as followers of Deen Muhammad and preachers of Islam. They promised the poor large sums of money. Sheikh Umar said he had told him that his people would not follow any faith except Deen Muhammadi and they replied that they had come to preach Deen Muhammadi which, in its rituals, practices, and slogans, was exactly same as Deen Ahmadi. In this way he said they told lies to him and misguided him. The Sheikh admitted having brought inhabitant of seventy five village to Deen Ahmadi. Blanketed by this fraud he was carried to the UK to the meeting of the Qadianis. He was given a VVIP treatment and therefore he had to address the conference at London.

SHEIKH WITH LOCAL PEOPLE INVOKED ALLAH FOR FORGIVENESS AND SLOGAN OF RISALAT ON LIPS.

Sheikh Umar Kante spoke to his followers in jeejni in these words, in our presence: That person who moves away from Deen Muhammad peace be upon him is an outcast and that person who claims prophethood after Muhammad peace be upon him is a kafir, apostate and a renegade. We have now realised that Qadianiat has no connection with Islam. We therefore, announce at the top of our voice that all Qadianis are unbelievers and infidels. Alas!fraud had been played on us. After Sheikh Umar had spoken these words, the whole gathering, in one voice, invoked Allah for His extreme forgiveness. They begged Him for mercy and,raising their hands high up in air, cursed Mirza Qadiani and his progeny. With heads bowed in extreme penance they shouted Allah O Akbar. The whole atmosphere was surcharged with love for Muhammad peace be upon him Begging to be excused and requesting for his intercession, the slogan of Risalat peace be upon him was on their lips.

IMAM OF CENTRAL MOSQUE ALHAJ ABU BAKR JALO

The Imam of Central Mosque of Jeejni, Alhaj Abu Bakr Jalo told us that Qadianiat was introduced in this place in his absence at Bamaco. When he returned people had informed him that a new faith by name Deen Ahmadi had been established whose leader was Sheikh Umar Kante. The Imam Sahib said he proclaimed his disassociation with it forthwith. He confirmed that he considered Qadianis worse than kafirs, apostates because they were dualist-infidels. They had made a lot of promises to the local people such as classifying their agricultural lands and assisting them with cash and kind. The Imam sahib was determined to deface them and their wicked intentions if ever they came that side.

LOCAL GOVT. ADMINISTRATOR RECOUNTS TEMPTATIONS OFFERED BY QADIANIS

The Chief of the town of jeejni, an official of Mali government, thanked us as delegation of Khatme Nubawwat, for having taken the trouble of coming all that way to their country and the villages. He repeated what Imam sahib earlier said that Qadianis had extended sanguine promises to the local population. They were told of cash

REPORT OF
VISIT OF A DELEGATION OF
AALAMI MAJLIS TAHAFFUZE KHATME
NUBUWWAT TO REPUBLIC OF MALI
IN WEST AFRICA

THIRTY THOUSAND QADIANIS REJOIN ISLAM IN MALI
THE QADIANI MISCHIEF NIPPED IN THE BUD
THE QADIANIS MET THEIR WATERLOO IN MALI
FOUR QADIANI PREACHERS ABSCONDED
DELEGATION LED BY MAULANA ABDUR RHAMAN BAWA AND MAULANA MANZOOR AHMAD AL-HUSSAINI

Mirza Tahir Ahmad, head of Qadiani organisation announced to his party members gathered at Telford (Britain) in their General Annual Meeting held from the 11th to the 13th August 1989 that they had succeeded in turning thirty five thousand Muslims into Qadiani faith in Mali, which is an Islamic democracy of West Africa. Hailing this as a remarkably good news to his followers, he called it a gift of the year which he was offering to them.

Consequently, Hazrat Sheikh ul Mashaikh Khan Muhammad Sahib, Ameer e Markaziya Khatme Nubuwwat, decided to send a fact finding mission to the Republic of Mali, to check up on this claim. Therefore, a delegation comprising of Maulana Abdur Rahman Bawa and Maulana Manzoor Ahmad Ali Hussaini arrived in Bamaco, capital city of Mali, on January 18, 1990 and toured the country upto February 1, 1990. On their return to Karachi, they spoke on February 19, 1990 of what they saw in Mali and gave a report of their activities over there, Culminating in Allah's grant of spectacular success in bringing those misled folks back into Islamic fold. Al-hamdu-lill-lah.

Their report is reproduced below, preceded by some introductory remarks.

QADIANIAT

Qadianiat bears no possible relation to Islam. Their kufr is universally accepted by knowledgable circles of Muslims. Cle like day-light, it is now a 'fait-accompli'. Entire Muslim Ummah, from past one century, agrees that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani and his followers are apostates and rejected by Ummah.

CONSENSUS OF UMMAH

Consensus is that they are (1) dualist-infidels (2) out-casts of Islam and (3) Non-muslims. Pakistan National Assembly declared them a non-muslim minority in 1974 and their dualistic activities, aimed at defrauding Muslims, stood voided, subsequent to 1984. Not only that, the Rabita e Aalam e Islami in their conference held in 1974 informed all Islamic countries of the world of their apostacy and asked them to resolve Qadianis as non-Muslims. Henceforth, 'kufr' of a Qadiani is no more a moot point with anybody.

MODUS OPERANDI OF QADIANIS

Whereas, Muslims in majority of cases know about Qadianiat, there are some countries whose people do not know it thread-bare. Owing to their names resembling those of Muslims, flirting with Islamic manners, customs and usages, plummetted by a mimicry of that style of worship of Allah which is obligatory for only a Mussalman, some simple honest to God folks in Muslim countries and elsewhere fall into their traps and most in-nocently think Mirza Ghulam Ahmad Qadiani was a prophet sent by Allah and the faith professed by him as of some progressive sect of Muslims. Some African continental countries, subjected to poverty, scantiness and famine and suffering from elementary education, perpetrated over them through conspiracy of colonial world powers, have therefore become an easy prey and a whole-some morsel for them. Their modus-operandi, for gearing up their apostatic activities, is similar to that of the Christians i.e. setting up of hospitals, schools, colleges, missions, poor-houses and centres. Cash therefore flows like water in these poverty-hit areas, yet it does not equate with the corresponding amount of success. They are not achieving what they ought to.

HIDDEN MOTIVE OF QADIANIS

Qadianis have hidden motives, political in nature.. Evident from record of writings in their periodicals and magzines, they, like Israel, are in search of a territory where they may establish their rule and exclusive authority. With this object in mind, they tried, first of all with Pakistan, for turning it into a Qadiani state but failed. Their leadership foresaw a dark future, because they found extreme hatred for themselves among Pakistanis who saw through their game.

EYES OVER AFRICA

They are casting vicious eyes over Africa for their designs. Theyhave been doing so for past some years. Mirza Tahir Ahmad, their Chief, has asked them to turn their attention towards Africa. Their industrialists and the rich have been told to invest and establish factories and business, on a missionary pattern over there. Under the pretext of opening schools, colleges, hospitals, factories and roads, poor simple Muslims will be robbed of their faith and made a victim to their chicanery.

SHEIKH UMAR KANTE OF MALI DECEIVED

It was only recently that Qadianis started their apostatic activities in a Muslim country of West Africa, the Republic of Mali but they went into their villages first, instead of the towns, because villagers are more gullible than town people. Under name of Islam, they preached them Qadianiat and deceived them by saying that 'Deen Ahmadiya' was not different from 'Deen Muhammadiya'. They promised them roads, village electrification, agricultural implements and inputs, educational and health institutions, free conveyances such as motor cycles and so on. By such Temptatious, these people were successfully allured. At the outset, they managed to ensnare a local religious leader, who happened to be a businessman also, by name Sheikh Umar Kante, in a small place called Jeejni about 180 KM from Bamaco, the capital city. Tempted by cash and merchandise, he fell a prey to them. This gentleman, since he commanded respect as a religious leader and had thirty forty thousand Muslims owing allegiance to him, he brought these men along with him into Qadianiat. In this way, Qadianis opened up their coffers in Mali and played trickery in the name of Islam. People joined in, thinking Qadianiat as a sect of 'Deen-Muhammad'.

'A REMARKABLE GIFT' : SAID MIRZA TAHIR

It was this success over which the Qadiani Chief exulted in his Annual General Meeting. He arranged for Sheikh Umar Kante's passage to the UK and presented him in the Annual General Meeting. Eulogising the services of Sheikh Umar Kante for the cause of Qadianiat, he introduced Sheikh Umar to Qadiani audience, because of whom thirty to forty thousand Muslims had been made converts. Mirza Tahir hailed this as a 'remarkable gift of the year' to Qadiani followers.

AALAMI MAJLISE TAHAFFUZE KHATME NUBUWWAT RISES TO ACTION

When this news got around and appeared in papers Muslims were perturbed. They requested Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat to do the needful. In November 1989 when we were in holy Makkah Mukarrama that is, my colleague, Maulana Manzoor Ahmad Al-Hussaini and myself Abdur Rahman Bawa, Our Ameer Markazi, Sheikh ul Mashaikh Maulana Khan Muhammad, may his protection increase, was present in Haram Shareef and it was in Haram Shareef itself that he asked us to reach Mali as soon as possible and extend the message of Khatme e Nubuwwat to the people and save them from apostacy by unravelling Qadiani hypocricy. Therefore, we undertook this two-week tour of Mali in January 1990 and have just come back.

TWO WEAK SLAVES OF ALLAH UNDERTOOK THIS MARATHON TASK

بقیہ : نام نہاد عشق رسول

کسی فرکسی پہ گالیوں کی بوچھاڑ نہ کی گئی ہو، توہین خدا، توہین انبیاء، توہین کتب سماویہ، توہین خاتم الانبیاء، توہین احادیث توہین قرآن، توہین صحابہ، توہین اہل بیت، توہین علماء صلحاء، غرضیکہ مرزا گالیوں کے فن میں مجدد نظر آتے ہیں۔ اس اعتبار سے اگر مرزا کو اس فن کا مجدد تسلیم کر لیا جائے تو کسی کو اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب فاضل مظاہر العلوم سہارنپور نے مرزا کی ان مغلظات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے جو چشم بصیرت رکھنے والوں کے لئے مقام عبرت ہے اس صراحت کے باوجود یہ کہنا کہ مرزا جس کر بوری میں ڈال دیتے تھے دروغ گوئی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔ ؎

جنوں کا نام خرد رکھ لیاں خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز ہے

جھوٹ اور انتہائی کذب بیانی کی انتہا یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی مضمون شائع ہوتا تو مرزا جوش میں آ جاتا!!

اس طرح غلط بیانی اور فریب کاری پر جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔ حق یہ ہے کہ اس فریب کاری کا جو پردہ خود مرزا نے چاک کیا ہے اپنے ہاتھوں سے اس سے میری کسی شہادت کی ضرورت نہیں پڑھئے اور خود فیصلہ کیجئے کہ مرزا جھوٹا تھا یا محمد علی ہمارے نزدیک تو دونوں ہی جھوٹے اور دغا باز تھے۔

مرزا لکھتا ہے :

جنہوں نے اپنی ذاتی اور مادری بد گوہری سے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پر بہتان لگائے یہاں تک کہ کمال خباثت اور پلیدی سے اس سید المعصومین پر سراسر دروغ گوئی کی راہ سے زنا کی تہمت لگائی اگر غیرت مند مسلمانوں کو اپنی محسن گورنمنٹ کا پاس نہ ہوتا تو ایسے شریروں کو جواب دیتے جو ان کی بد اصلی کے مناسب حال ہوتا مگر شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداری ہر وقت رہتی ہے اور وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسرے گال پر عیسائیوں کو کھانا چاہیئے تھا ہم لوگ گورنمنٹ کے اطاعت میں محو ہو کر پادریوں اور آریوں سے کھاتے ہیں یہ سب بردباریاں ہم اپنی محسن گورنمنٹ کے لحاظ سے کرتے ہیں اور کریں گے الخ۔

(آریہ دھرم صفحہ ۵۹)

لعنت ہے ایسی غیرت اور تف ہے ایسی شرافت پر کہ ایک طرف تو یہ قوم خاتم النبیین سید المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ طرح طرح کے الزامات لگا رہے ہیں مگر مرزا کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اس وقت بھی اپنے مالکوں کی اطاعت میں ان کی خوشی کے گیت گائے جاتے ہیں ان کی وفاداری کا ثبوت دیا جا رہا ہے ان کے لئے دعائیں کی جا رہی ہیں مال وجان ان پر فدا ہو رہے ہیں کیا یہی عاشق کا تقاضا ہے؟! اسی کو عاشق رسول لکھتے ہیں۔

بہر حال مرزا کے اس غیرت کش اور اخلاق سوز بیان سے جہاں محمد علی قادیانی اور بشیر احمد قادیانی رفیق لندنی کے مندرجہ بالا صداقتوں کا بھانڈا پھوٹتا ہے وہاں اس سے مرزا صاحب کے عشق رسول کی حقیقت بھی عریاں ہو کر سامنے آ جاتی ہے اور آپ کی زندگی بھر کے اس کیر یکٹر سے عشق رسول کی وہ جھلک روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے جس کو پیش کرنے کے لئے یہ حضرات پمفلٹ شائع کرتے رہتے ہیں۔

بقیہ : صحابہ کرامؓ

خبر سنی پہلے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر راستے سے ہٹ کر دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر اونٹ پر سوار ہوتے اور یہ آیت پڑھی۔

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ
وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین

مصیبت میں صبر اور نماز کا سہارا پکڑو و نماز بجز خشوع وخضوع کرنے والوں کے سب پر گراں ہے۔

اسی صبر کا نتیجہ تھا کہ جب کفار نے حضرت خبیبؓ کو شہید کرنا چاہا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا کہ اگر تم کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میں مرنے سے ڈرتا ہوں تو ان رکعات کو اور طویل کرتا۔" اس کے بعد یہ اشعار پڑھے۔

ولست ابالی حین اقتل مسلما
جب میں مسلمان ہو کر مرتا ہوں
علی ای شق کان اللہ مصرعی
تو اس کی کیا پرواہ کہ میرا دھڑ کس بل گرے گا
وذلک فی ذات الالٰہ وان یشا
یہ مرنا تو خدا کے لئے ہے اگر وہ چاہے
یبارک علی اوصال شلو ممزع
تو ان کٹے ہوئے جوڑوں پر برکت نازل کر سکتا ہے

بقیہ : شمس الدین شہیدؒ

خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ ان کی جدائی سے ان کی شہادت سے اسلام اپنے ایک فرزند سے اور جمعیت علمائے اسلام اپنے ایک مدبر سپاہی سے محروم ہو گئی ہے بلوچستان کی سیاست میں ایک ابھرتا ہوا ستارہ ڈوب گیا ہے مگر شاید کوئی محفل ایسی ہو جہاں مولوی شمس الدین کی شہادت کا ذکر نہ ہوا ہو۔ ہائے افسوس کہ عظیم الشان ہستی کو موت نے اتنے خونی انداز میں آ کر دبوچ لیا۔ مولانا اپنی ذات میں خود ایک محفل تھے ان کی شخصیت کا اندازہ ان کے بلند کردار سے لگایا جا سکتا ہے جو کہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جیسا مولوی شمس الدین شہید کا کردار تھا بہت ہی کم ایسے روشن چراغ ہوں گے۔ آخر کار انہوں نے اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کے لئے ختم نبوت کے لئے اور جمعیت علمائے اسلام کے لئے اپنی جان نچھاور کر دی ظاہری طور پر مولوی شمس الدین شہید ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہیں مگر ہماری عملی زندگی کے لئے وہ اپنے کردار اور جانثاری وفاداری کی مثال قائم کر گئے ہیں اب ختم نبوت کے پروانوں اور جمعیت طلباء اسلام کے کارکنوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مولانا شمس الدین شہید مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت کے لئے اور اسلام کی سربلندی کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مولانا مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

توحید وسنّت کے عاشقوں، ختمِ نبوّت کے خادموں اور ناموسِ صحابہؓ کے متوالوں سے

خصوصی اپیل

برادرانِ اسلام! اس وقت ہمارا وطنِ عزیز پاکستان اندرونی و بیرونی خلفشار کا شکار ہے۔ خاص طور پر سندھ جل رہا ہے، روزانہ بے گناہ لوگ مر رہے ہیں، بستیاں ویران ہو رہی ہیں اور شہروں کو تباہ کیا جارہا ہے۔ اس صورتِ حال میں سندھ کے قدیم ترین اور معروف ترین **شہر لاڑکانہ** میں سخت ترین مالی مشکلات، شدید ترین مصائب وآلام اور بے شمار رکاوٹوں کے باوجود

- شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ۔
- شیخ التفسیر مولانا قاضی شمس الدّین صاحب۔
- شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم۔
- جامع المعقول والمنقول مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہٗ۔ اور
- استاد العلماء حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب قاسمی زید مجدہم کے تلمیذ رشید
- مجاہدِ ملت حضرت مولانا علی محمد صاحب حقانی دامت برکاتہم العالیہ کی زیر نگرانی اور سرپرستی میں

جامعہ اسلامیہ اشاعۃ القرآن والحدیث ودائی روڈ لاڑکانہ

پوری تندہی اور محنت سے خدمتِ دینِ متین میں مصروف ہے۔ یہ ادارہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے منسلک ہے۔ ادارہ کی نئی عمارت اور اس کے ساتھ ایک بڑی جامع مسجد زیر تعمیر ہے۔ ادارہ کا سالانہ خرچہ تین لاکھ سے چار لاکھ روپیہ کے درمیان ہے۔ نئی تعمیرات پر پچاس لاکھ روپیہ کے خرچہ کا تخمینہ ہے۔ شرک و بدعت اور لاقانونیت کے خلاف لاڑکانہ میں مسلک حقہ کا یہی ایک مرکز ہے۔

ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ!

لاڑکانہ شہر کی اہمیّت اور صوبہ سندھ کے حالات کے پیش نظر آپ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اپنی زکواۃ، خیرات، صدقات اور دیگر عطیات وغیرہ بذریعہ منی آرڈر، چیک، بینک ڈرافٹ، "**جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ**" کے نام ارسال فرماکر رسید طلب کریں۔

یہ آپ کا صدقہ جاریہ ہوگا
اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ــ آمین

الداعی الی الخیر

ڈاکٹر خالد محمود سومرو۔ ناظم جامعہ اسلامیہ

فون نمبر: ۶-۵۴۲ ــــ دودائی روڈ لاڑکانہ (سندھ)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دارالمبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ - والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

خان محمد

(فقیر)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹، میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں۔